REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۳ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۵ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۵ اگست ۱۹۶۲ء نمبر ۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۳ اگست ۱۹۶۲ء

کل شام حضور کو ضعف کی شکایت رہی ۔ آج سر میں درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ اگست ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۴ اگست ۔ گزشتہ رات یہاں ٹھنڈی ہوا چلتی رہی جس کی وجہ سے درجۂ حرارت پر خوشی کمی آگئی۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں

دُنیا کی ملونی ساتھ ہو تو نیک اعمال پر ثمراتِ عمدہ مرتب نہیں ہوتے

"انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے، کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں ۔ نیکی کے ضائع کرنے کے واسطے ریاکاری ہے، دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائے گی۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائیگی۔ اس موقعہ پر مجھے ایک نقل یاد آئی ہے۔ ایک بزرگ نے بڑے مجمع میں بیان کیا کہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر آگے رکھ دیا۔ اس بات پر جب اس کی بہت تعریف ہوئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا چند منٹ کے بعد آکر کہا کہ حضرت مجھ سے بہت غلطی ہوئی وہ روپیہ میری ماں کا تھا اور وہ واپس طلب کرتی ہے مجمع نے اسے بڑی لعن طعن کی کہ یہ بہانہ بناتا ہے، بناوٹ کرتا ہے دیکر پچھتایا اور یہ حیلہ گھڑ لیا۔ جب پہر رات گزر چکی تو وہی شخص بزرگ کے گھر پہنچا اور پھر وہ روپیہ پیش کیا اور کہا یہ روپیہ میں نے تعریفیں سننے کے لئے نہیں دیا تھا۔ آپکو قسم ہے خدا کی جو کسی کو بتلاؤ۔ بزرگ یہ سنکر رو پڑے۔ واقعی جس میں ریاکاری ہو وہ ایسا ہے جیسے کسی پاک و مصفا و شیریں کھانے میں کتا منہ ڈالدے۔ سب سے بھاری آفت یہ ریاکاری ہے۔ جب دنیا کی ملونی ساتھ ہوتی ہے تو نیک اعمال پر ثمرات عمدہ مرتب نہیں ہوتے انسان مکمل تو ہے نہیں۔ پس جب انسان کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو وہ کسی کی پروا نہیں کرتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ خیرات ہمیشہ مخفیہ ہی دینی چاہیئے۔ کیونکہ قرآن مجید میں دونوں طور پر جواز آیا ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ نفس کی ملونی نہ ہو۔ بعض وقت علانیہ دینے میں یہ بات ہوتی ہے کہ اس سے ریس پڑتی ہے۔ اس نیت سے علانیہ دینا بہت ثواب کا کام ہے۔ بلکہ جو اس کے پیچھے دیں۔ ان سب کا ثواب اس کو بھی ملے گا۔"

(البلاغ المبین صفحہ ۱۳-۱۴)

سیدنا حضرت المصلح الموعود کے مبارک دور کی ایک اور عظیم الشان برکت

سوئٹزرلینڈ میں پہلی مسجد کی تعمیر کا ابتدائی کام شروع ہو گیا

زیورچ (بذریعہ تار) مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مطلع فرماتے ہیں کہ کئی روز کے ابتدائی کام کے بعد اس قطعہ زمین پر جس پر زیورچ میں پہلی مسجد تعمیر ہونی ہے۔ ۳۱ جولائی ۱۹۶۲ء کو بلڈوزر کے ذریعہ کھدائی کا کام شروع ہو گیا۔ کام شروع کرنے سے قبل جماعت احمدیہ زیورچ کے احباب نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ وہ مسجد کی تعمیر کو بابرکت فرمائے اور یہ سوئٹزرلینڈ میں اشاعت و غلبۂ اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو جونہی احباب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ارد گرد کے لوگ اور راہ گیر کھڑے ہو کر اس منظر کو حیرت سے دیکھتے رہے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سوئٹزرلینڈ میں اس پہلی مسجد کی تعمیر کو اپنے خصوصی افضال و برکات سے نوازے اور اسے نہ صرف سوئٹزرلینڈ بلکہ سارے یورپ میں اسلام کی اشاعت اور اس کی مضبوطی و استحکام کا ذریعہ بنائے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس مقصد کے لئے خاص توجہ سے دعائیں کریں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے مبارک دور میں سوئٹزرلینڈ میں پہلی مسجد کی تعمیر مغرب میں اشاعت اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ راگست ۱۹۶۲ء

اہلِ علم حضرات کیا چاہتے ہیں

۱۔ سکندر مرزا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ :-

"سردار بہادر خان کو کابینہ کا وہ اجلاس بھی یاد ہوگا جس کے دوران علماء کی مجلس عمل کا ٹیلی فون آیا تھا کہ ہمارے مطالبات تسلیم کر لو ورنہ لاہور شہر کو آگ لگا دی جائے گی۔ علماء کا یہ الٹی میٹم سن کر سارے وزیر وں بشمول سردار بہادر خان پر سکتہ طاری ہو گیا تھا یہ دیکھ کر میں نے وزیر اعظم سے کہا کہ آپ فون رکھ دیں اور مجھے جانے کی اجازت دیں۔ اس کے بعد میں فوجی افسروں کے پاس گیا اور جنرل اعظم سے ٹیلی فون پر بات چیت کے ذریعہ انہیں مارشل لاء لگانے کا حکم دیا اس وقت میں محکمہ دفاع کا سیکرٹری تھا۔"

(چٹان ۷/۶۲ ص ۳۰)

ہمیں یہاں یہ غرض نہیں ہے کہ خواجہ ناظم الدین نے کیا کیا اور سکندر مرزا نے کیا کیا۔ ہم صرف قوم اور حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے اہلِ علم حضرات کیا چاہتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ہمارے اہلِ علم حضرات اسلام کے نام پر حکومت کے اوپر اپنی جبریہ حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ حال ہی میں ماہنامہ طلوعِ اسلام نے اگست ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں ص ۵ پر لکھا ہے :-

"اب آئیے اس مسئلہ کے نازک ترین گوشہ کی طرف یعنی اس گوشہ کی طرف کہ حکومت نے (اسمبلی کی منظوری سے) ملک میں ایک قانون نافذ کر دیا۔ اور "ارباب شریعت" نے یہ فتویٰ صادر کر دیا کہ یہ قانون اسلام کے خلاف ہے تو اس وقت کیا ہوگا؟ اس کا جواب سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے ترجمان القرآن بابت مئی ۱۹۶۲ء میں کھلے الفاظ میں دیا ہے۔ انہوں نے پہلے یہ سوال درج کیا ہے :-

کیا عائلی قوانین کے نفاذ کے بعد کوئی شخص اگر شریعت کے مطابق کسی قسم کا طلاق دے تو وہ واقع ہو جائے گی؟ متذکرہ صدر قوانین کی رو سے تو طلاق کے نافذ ہونے کے لئے کچھ خاص شرائط عاید کر دی گئی ہیں۔

مودودی صاحب نے اس اہم سوال کا حسب ذیل جواب دیا ہے :-

کسی حکومت کے قوانین سے نہ تو شریعت میں کوئی ترمیم ہو سکتا ہے اور نہ وہ شریعت کے قائم مقام بن سکتے ہیں اس لئے جو طلاق شرعی قواعد کی رو سے دیدی گئی ہو وہ عنداللہ اور عندالمسلمین نافذ ہو جائے گی خواہ ان قوانین کی رو سے وہ نافذ نہ ہو اور جو طلاق شرعاً قابلِ نفاذ نہیں ہے وہ ہرگز نافذ نہ ہو گی۔ خواہ یہ قوانین اس کو نافذ کر دیں۔ اب مسلمانوں کو خود سوچ لینا چاہیئے کہ اپنے نکاح و طلاق کے معاملات، خدا اور رسول کی شریعت کے مطابق کرنا چاہتے ہیں یا ان عائلی قوانین کے مطابق؟

یہ اسی اصول کی تشریح ہے جسے مودودی صاحب اس سے پہلے ان الفاظ میں بیان کر چکے ہیں :-

اسلامی اسٹیٹ بہر حال اس قانون پر قائم ہوگا جو خدا کی طرف سے اس کے نبی نے دیا ہے۔ اور اس اسٹیٹ کو چلانے والی گورنمنٹ صرف اس حال میں اور اس حیثیت سے اطاعت کی مستحق ہو گی کہ وہ خدا کے قانون کو نافذ کرنے والی ہے۔

(اسلام کا نظریہ سیاسی)

اور "خدا کا قانون کیا ہے" اسے متعین کرنے کا حق جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کو نہیں ہو گا بلکہ ان لوگوں کو ہو گا جو شریعت کا علم رکھتے ہوں (اسلام کا نظام حیات) کھلے الفاظ میں یوں کہیئے کہ اگر حکومت ایک قانون نافذ کرے اور یہ حضرات اس کے متعلق فتویٰ صادر کر دیں کہ وہ خلاف شریعت ہے تو (مودودی صاحب کے فتویٰ کے مطابق) پابندِ شریعت مسلمانوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہو گا کہ وہ حکومت کے قانون کی خلاف ورزی کریں۔

اس نقشے کو سامنے رکھئے اور پھر سوچیے کہ ایک ایسے ملک میں جس کی اسی نوے فیصد آبادی جہلا پر مشتمل ہو اس قسم کی سول نافرمانی جسے از روئے شریعت واجب قرار دیدیا جائے کیا رنگ لائے گی۔"

(ماہنامہ طلوع اسلام اگست ۱۹۶۲ء ص ۶۵)

جب آپ ان اہلِ علم حضرات کی انفرادی پر اعتراض کریں اور پوچھیں کہ ان لوگوں کو یہ اختیارات کہاں سے حاصل ہوئے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ وہ ماہرین ہیں اس لئے جس طرح انجینئر اور ڈاکٹر اپنے اپنے فن کے متعلق رائے دے سکتے ہیں اسی طرح ماہرین دین ہی علم دین میں رائے دے سکتے ہیں۔ اس ضمن میں ہفت روزہ اقدام کے ایک مضمون کا حوالہ ملاحظہ ہو :-

"ضرورت اس امر کی تھی کہ پاکستان کا روشن دماغ، عالی ظرف طبقہ قرآن کے حیات بخش، روح پرور اور بصیرت افروز پروگرام کو لے کر نکلتا اور ستم رسیدہ انسانیت کو خوشگواریوں کی فضا میں لے جاتا لیکن ملائیت کے منفی اقدامات ہمیں ترقی کی بجائے تنزل کی طرف لئے جا رہے ہیں سے

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے
کتاب صوفی و ملا کی سادہ اوراقی

..... جب ایک عام مسلمان ان حضرات کی ایک ایک حرکت جس کی آنکھوں کے آئینے میں عکس اور دل کی لوح پر محفوظ ہو کچھ کہنے کی جسارت کرے تو یوں گویا ہوتے ہیں کہ دیکھو جی ایک انجینئر ایک ڈاکٹر ہی عمارت اور مریض کے بارے میں مشورہ دینے کا حق رکھتا ہے لہذا یہ ہمارا ہی حق ہے کہ دین سے متعلق کسی مسئلہ پر اظہار رائے کریں۔ انہیں کون بتلائے کہ اسلام فنی چیز نہیں یہ جس طرح ایک مولوی ایک انجینئر، ایک ڈاکٹر کے لئے ضروری ہے بعینہٖ اسی طرح تمام افراد ملت کی زندگیوں پر محیط ہے۔ تمام افراد امت کا فریضہ ہے کہ وہ قرآن میں تدبر و تفکر کریں۔ قرآن ضابطہ قانون ہے مجموعہ طلسمات نہیں۔ قرآن ہر قسم کی برہمنیت ہر نہج کا جور و استبداد مٹانے کے لئے آیا ہے۔ قرآن قلوب و اذہان میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ جب تک قلوب و اذہان میں تبدیلی نہیں ہو گی باقی نظامِ زندگی کا کوئی شعبہ درست نہیں ہو سکتا قلوب کی تبدیلی ماحول اور فضا کی تبدیلی پر منحصر ہے۔ ہماری اندرونی و بیرونی مشکلات کا علاج معاشرتی ڈھانچے کی تشکیلِ جدید ہے جس کی بنیادیں قوانین کے الفاظ پر نہیں بلکہ قلوب کی گہرائیوں پر ہونی چاہئیں۔

(ہفت روزہ اقدام ۱۵ر جولائی ۱۹۶۲ء ص ۱۴)

۲۔ اس کے بعد ماہنامہ طلوع اسلام کی مندرجہ ذیل عبارت پر بھی نظر ڈال لیجیے :-

"مودودی صاحب نے ۱۹۴۱ء میں اپنی پارٹی کا سنگِ بنیاد رکھتے وقت اس کا مقصد یہ بتایا تھا کہ

یہ پارٹی اسلام کے اصولوں پر ایک نئے اجتماعی نظام اور ایک نئی تہذیب کی تعمیر کا پروگرام لے کر اٹھے اور عامۂ خلائق کے سامنے اپنے پروگرام کو پیش کر کے زیادہ سے زیادہ سیاسی طاقت فراہم کرے اور بالآخر حکومت کی مشین پر قابض ہو جائے۔

وہ زیادہ سے زیادہ طاقت فراہم کر کے جس قسم کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق بھی انہوں نے بتا دیا تھا کہ

اس نوعیت کا اسٹیٹ ظاہر ہے کہ اپنے عمل کے دائرے کو محدود نہیں کر سکتا۔ یہ ہمہ گیر اور کلی اسٹیٹ ہے اس کا دائرہ عمل پوری انسانی زندگی پر محیط ہے۔ یہ تمدن کے ہر شعبے کو اپنے مخصوص اخلاقی نظریہ اور اصلاحی پروگرام کے مطابق ڈھالنا چاہتا ہے اس کے مقابلہ میں کوئی شخص اپنے کسی معاملہ کو پرائیویٹ اور شخصی (PERSONAL) نہیں کہہ سکتا۔ اس لحاظ سے یہ اسٹیٹ فاشستی اور اشتراکی حکومتوں سے ایک گونہ مماثلت رکھتا ہے۔

(اسلام کا نظریہ سیاسی)

اس سے ظاہر ہے کہ مودودی صاحب بجز اس حکومت کے جسے ان کی اپنی پارٹی قائم کرے کسی حکومت کو اسلامی تصور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ نہ ہی اس حکومت کے نافذ کردہ قوانین کو اسلامی قوانین قرار دینے پر آمادہ حکومت تو ایک طرف، اس باب میں انہوں نے باقی ارباب شریعت کے مقابلہ میں بھی اپنے آپ کو منفرد قرار دے رکھا ہے۔ ہمارے ارباب شریعت میں سے ایک گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اسلامی قانون وہ ہے جو صحیح احادیث کے مطابق ہو اور احادیث کو صحیح اور ضعیف قرار دینے کے لئے ان کے ہاں مستقل معیار ہیں۔ بلکہ یوں کہیئے کہ یہ بات ان کے ہاں طے شدہ ہے کہ صحیح احادیث کونسی ہیں۔ مودودی صاحب بھی اس کے قائل ہیں کہ اسلامی قانون وہ ہے جو احادیث کے مطابق ہو لیکن ان کا دعویٰ یہ ہے کہ صحیح حدیث وہ ہے جسے ان کی نگہ بصیرت صحیح قرار دے۔ وہ اس باب میں کسی اور معیار کے قائل نہیں۔

دوسرے گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اسلامی قوانین وہ ہیں جو فقہ حنفی کے مطابق ہوں۔ مودودی صاحب بھی ان سے متفق ہیں لیکن وہ فقہ کا بھی وہی فیصلہ صحیح مانتے ہیں جو ان کے اجتہاد پر پورا اترے۔ چنانچہ وہ فقہ حنفی کے متعدد مسائل سے اختلاف رکھتے ہیں۔

لہٰذا مودودی صاحب کا مسلک اس باب میں واضح ہے۔ ملک میں کوئی قانون نافذ ہو وہ اسے کبھی اسلامی قرار نہیں دیں گے۔ جب تک وہ ان کے اپنے معیار پر پورا نہیں اتریگا

(باقی صفحہ ۸ پر)

اسلام اور آزادئ تبلیغ

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل

(۲)

اسلام مذہب کے بارہ میں طاقت کے استعمال کا قائل نہیں

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کسی گمراہی کو ڈنڈے کے زور سے دور کرنا اسلام کے نزدیک ایک بے معنی بات ہے۔ پھر اگر دین کے بارہ میں زبردستی کرنا ہوتی۔ تو اس کے لئے خدا تعالیٰ خود کافی تھا۔ دوسروں سے اس کو مدد لینے کی ضرورت نہ تھی۔ چنانچہ وہ خود ہی فرماتا ہے "اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زمین پر سب کے سب بسنے والے ایمان لے آتے" پس جب اللہ تعالیٰ نے باوجود طاقت اور حق کے جبر نہیں کیا۔ تو پھر تم کیوں لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرتے ہو۔ سو جب خود خدا تعالیٰ نے دین کے معاملہ کو انسان کی اپنی مرضی پر چھوڑا ہے تو دوسروں کو سختی کرنے کا کیا حق ہے۔ غرض اسلام نہ خود دین میں زبردستی کا قائل ہے اور نہ ہی دوسروں کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ کیونکہ دینی دعوت کی بنیاد خالص ہمدردی اور دلی خیر خواہی پر ہونی چاہیئے۔ اسی لئے جو لوگ تبلیغ کو طاقت کے زور سے روکتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں انبیاء نے ہمیشہ یہی کہا۔

(۲۹) میں تو اپنے رب کے پیغام پہنچانے آیا ہوں اور دلی خیر خواہی اور دیانت داری سے تمہاری بھلائی چاہنے والا ہوں۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا۔

(۳۰) یہ نبی مبشر بشارت دینے والے اور خطرات سے آگاہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لئے بھیجا ہے تاکہ وہ لوگوں کو بروقت آگاہ کر دیں۔ اور اس طرح سے ان لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی حجت باقی نہ رہے۔

یہ آیت کتنی واضح ہے۔ کیونکہ کفار اگر اپنے دلائل پیش ہی نہیں کر سکتے تو پھر اللہ تعالیٰ کے خلاف ان کی طرف سے حجت قائم ہونے کے معنی ہی کیا تھے۔ علاوہ ازیں تبلیغ کو بالجبر روکنے والوں پر اللہ تعالیٰ سخت اظہار ناپسندیدگی فرماتا ہے چنانچہ فرمایا۔

(۳۱) یہ کفار جو جبر کے حامی ہیں ان کے سامنے اس شہر کے لوگوں کی مثال پیش کیجئے جن کے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول آئے لیکن انہوں نے ان کی باتوں کو سننے کی بجائے الٹا انہیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور کہا تم ہماری طرح کے انسان ہی تو ہو۔ پھر تمہیں کیسے یہ شرف حاصل ہوگیا۔ رحمن خدا نے تم پر کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ تم یونہی جھوٹ بولتے ہو۔ ان رسولوں نے کہا ہمارا رب یقیناً جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا تم لوگ ہمارے اندر نحوست پھیلانے کے لئے آگئے ہو۔ اگر باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالیں گے۔ اور سخت سزا دیں گے۔ رسولوں نے جواب دیا کہ نحوست تو تم خود اپنے لئے مول لے رہے ہو کہ حق بات کو مانتے نہیں۔ اور الٹا دھمکانے اور شور ڈالنے میں مصروف ہو — غرض یہ آیات بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہیں کہ اسلام نے نہ صرف آزادی تبلیغ کی حمایت کی ہے۔ بلکہ دوسروں کو پورے اعتماد کے ساتھ اپنے دلائل پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔

کوئی قوم تبلیغ کی آزادی سے کیوں گھبراتی ہے

دراصل کوئی قوم کسی دوسرے مذہب کی تبلیغ سے اس وقت گھبراتی ہے جبکہ اس کا اپنا مذہب یا تو اپنی صداقت کے دلائل پیش کرنے سے قاصر ہو اور عقلی معیار کے مطابق نہ ہو۔ یا پھر اس قوم کے مذہبی راہنماؤں نے اپنے فرض کی ادائیگی میں سخت کوتاہی سے کام لیا ہو۔ اور اپنے عوام کو ان حقائق سے اچھی طرح آگاہ نہ کیا ہو جو ان کے مذہب کی بنیاد ہیں۔ اور فطرت انسانی ہمیشہ ان کی تلاش میں ہمیشہ سرگرداں رہتی ہے کیونکہ جو مذہب دلائل کی دولت سے مالا مال ہو اور ذہن انسانی کو مطمئن کرنے کے سامان اسے میسر ہوں وہ کبھی بھی دوسرے مذاہب کی تبلیغ سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جس مذہب کے راہنما اپنے عوام کی صحیح علمی تربیت کرتے ہیں اور ان کی مذہبی ضروریات سے انہیں مطلع رکھتے ہیں۔ انہیں کسی مخالفانہ پراپیگنڈے سے گھبرانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کیونکہ اگر عوام پوری طرح اپنے مذہب سے واقف ہوں اور جو راہنمائی اس مذہب سے ان کو ملتی ہے۔ اس پر وہ مطمئن ہوں۔ اور اس کے ساتھ انہیں مادی پریشانیوں سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ ان کی اقتصادیات مضبوط ہوں اور ان کی سیاست شاہراہ ترقی پر گامزن ہو۔ تو پھر کوئی بھی مخالفانہ پروپیگنڈا انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ خود اپنے لئے کسی نئی تبدیلی کی خواہش کر سکتے ہیں۔ درحقیقت کوئی شخص اسی وقت اپنا مذہب تبدیل کرتا ہے۔ جبکہ کسی وجہ سے سابقہ مذہب کے متعلق اس کا اطمینان مفقود ہو جائے۔ اور وہ یہ خیال کرے کہ یہ اطمینان اسے فلاں مذہب کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے وہ اس نئے مذہب کو اپنی زندگی کا نصب العین بناتا ہے۔ اور نئے رشتے جوڑتا ہے۔ پس دوسرے مذاہب کی ترقی کو روکنے کا یہ طریق نہیں کہ ان مذاہب کی تبلیغ ہی روک دی جائے۔ بلکہ صحیح اقدام یہ ہے کہ سچے مذہب کے دلائل سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔ اور خود اپنے عمل سے اس کی صداقتوں کو ثابت کیا جائے۔ نیز سیاسی اور اقتصادی خوشحالی کو عام کیا جائے۔ ...... اسی طرح قوم کی تنظیم مستحکم ہو۔ اور نصب العین سے اسے والہانہ محبت ہو۔ جب تک قوم کے افراد میں یہ زندگی موجود ہو۔ وہ کسی اور مذہبی تحریک کو قبول کرنے کا خیال تک اپنے دل میں نہیں لا سکتے۔ کیونکہ نئے مذہب اور نئی تحریک کی جگہ اسی وقت بنتی ہے۔ جبکہ عالمگیر ذہنی خلفشار نے عوام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو۔ وہ اقتصادی طور پر بدحال اور اخلاقی لحاظ سے تباہ حال ہو چکے ہوں اور اس حد تک نوبت اسی وقت پہنچتی ہے جبکہ علماء مذہبی پیشوا اور سیاسی راہنما خود ان بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور تعمیری لحاظ سے اس مشکل صورت حال کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے لیکن ایسے حالات میں اگر دوسرے مذاہب کی تبلیغ کو روک بھی دیا جائے۔ تب بھی اصل خرابی دور نہ ہوگی۔ اور مذہب سے عوام کی برگشتگی اور بددلی کا جو خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ وہ بہرصورت موجود رہے گا بعض لوگوں کی طرف سے اس اشکال کا یہ حل پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام دوسرے مذاہب کو تبلیغ کی اجازت تو دیتا ہے۔ لیکن تبدیلی مذہب کو برداشت نہیں کرتا۔ لیکن یہ صورت پہلی صورت سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اسلام ذہنی انتشار اور روحانی بے اطمینانی پھیلانے کی اجازت تو دیتا ہے۔ لیکن اس بیماری کے علاج کو برداشت نہیں کرتا۔ تبلیغی آزادی کے دو ہی نتیجے برآمد ہو سکتے ہیں۔ یا تو تبلیغ کرنے والے کے دلائل کی کمزوری سے لوگ واقف ہو جائیں گے۔ یا یہ ماننے پر مجبور ہوں گے کہ تبلیغ کرنے والا اپنے مذہب کے مضبوط دلائل اور صداقت کے حق میں ثبوت رکھتا ہے۔ پہلی صورت میں تو تبدیلی مذہب کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور دوسری صورت میں اس مذہب کی صداقت ذہن نشین ہو جانے والے کو اس کے قبول کرنے سے روکنا بہت بڑی غلطی ہے۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ سرے سے تبلیغ ہی بند کر دی جائے۔ تاکہ لوگوں کو نہ کسی اور مذہب کے وجود سے واقفیت ہو اور نہ وہ اس جمود کو توڑنے کی ضرورت محسوس کریں۔

تبلیغ پر پابندی زوالِ قومی کا باعث ہے

لیکن ظاہر ہے اگر یہ اقدام ... تو قوم پر ذہنی جمود مسلط کر دے گا۔ اور دن بدن جہالت کے عمیق گڑھوں میں گرتی چلی جائے گی

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکناف عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔

آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درحقیقت مختلف قوموں کا تہذیبی تصادم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے علوم وفنون ترقی پاتے ہیں اور تہذیبیں عروج کے مراحل طے کرتی ہیں۔ اگر ہم اس ذریعہ کو بند کر دیں تو علوم کے سرچشمے خشک ہو جائیں گے۔ اور انسانی ذہن کھڑے پانی کی طرح اپنی تازگی کھو بیٹھے گا۔ لیکن شگفتہ سوسائٹی کے لئے یہ ایک انتہائی ناموافق صورت ہے۔ علاوہ ازیں یہ کوئی قابل فخر کارنامہ نہیں کہ کسی کو صرف اپنے مذہب پر قائم رہنے کی اجازت دی جائے اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعے اسے اپنی تعداد میں اضافہ کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ کیونکہ غلبہ حاصل کرنے کے بعد ازراہِ ترحم اپنے مذہب پر قائم رہنے کی اجازت دینا زیادہ سے زیادہ ایک رعایت کہلا سکتی ہے۔ لیکن انصاف اور رواداری کی اعلیٰ مثال اس سے قائم نہیں ہو سکتی حالانکہ عقیدے کی اشاعت اور دوسرے کو اپنا ہم خیال بنانے کی اجازت انسانی حقوق میں ایک نہایت اہم حق ہے اور اسی حق کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ آخر کفار مکہ اور عرب کے قبائل کیا چاہتے تھے یہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانا چھوڑ دیں ورنہ ہم اس اقدام سے انہیں بجبر روکیں گے دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ یہ تھا کہ انسان کا یہ ایک بنیادی حق ہے اور مجھے اس کے استعمال کرنے سے روکنا سراسر ظلم ہے۔ چنانچہ ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ان لوگوں نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔

۳۲۔ پس یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ جس حق کے حاصل کرنے کے لئے آپ کو لڑنا پڑا اور وہ حق جب آپ کو حاصل ہو گیا تو آپ نے نعوذ باللہ دوسروں کو یہ حق دینے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

احب للناس ما تحب لنفسك

کہ ایمان کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ دوسروں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ پس اسلام کے اصول فطرۃً اس نظریہ کی پر زور تردید کرتے ہیں اور نصوص قرآنی اس خیال کو دھکے دیتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

دین کے بارہ میں کوئی جبر نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی ایک دوسرے سے ممتاز ہو چکی ہیں۔ اس لئے جب ایک شخص طاغوتی طاقتوں کا انکار کرتا ہے اور خلوصِ قلب سے بغیر کسی دباؤ کے ایمان لاتا ہے تو وہ ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑے ہوئے ہے۔ جو ٹوٹنے کا نہیں۔ اللہ تعالےٰ اس کے زبانی اقرار کو سننے والا اور اس کے دل کے اخلاص کو جاننے والا ہے۔

یہ نص آزادیٔ مذاہب کا واضح ترین اعلان ہے۔ اس پر کوئی غبار نہیں یہاں تک کہ خود مسلمان علماء نے اس آیت کے یہی معنی سمجھے۔ چنانچہ علامہ جصاص اپنی مایۂ ناز کتاب میں لکھتے ہیں:۔

یعنی لا اکراہ صورت کے لحاظ سے گو خبر ہے لیکن حقیقت میں یہ امر ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے اس میں حکم دیا ہے کہ دین کے بارہ میں کسی پر جبر نہ کرو۔

چونکہ بعض علماء آزادیٔ مذہب کے قائل نہیں تھے اس لئے انہوں نے اس آیت کو منسوخ مانا۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت اپنی ذات میں آزادیٔ مذہب کا ایک واضح برہان تھی۔ باقی رہا آیت کی منسوخی کا عقیدہ تو بجائے خود یہ ایک باطل عقیدہ ہے اور خود اس زمانے کے علماء اس عقیدہ کے قائل نہیں رہے۔ اسی لئے انہوں نے پرانے مسلک کو ترک کر کے اس آیت کی تاویل ایک نئے انداز میں پیش کی ہے۔ وہ کہتے ہیں اسلام لانے پر مجبور کرنا یا اسلام چھوڑنے سے کسی کو جبراً روکنا درحقیقت اکراہ اور زبردستی کے ماتحت آتا ہی نہیں کیونکہ یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک مریض کو زبردستی دوائی پلائی جائے چونکہ کفار روحانی مریض ہیں اس لئے اگر وہ خوشی سے اس مرض کو دور کرنے والی دوائی نہ پئیں گے تو یہ دوائی انہیں جبراً پلائی جائے گی۔ سو یہ جبر دراصل جبر ہی نہیں بلکہ یہ تو نری خیر خواہی ہے۔ لیکن یہ تاویل جیسی کچھ مضبوط ہے اُسے ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے فرمایا "لکم دینکم ولی دین" "نہ ماننے والو تم اپنے دین پر قائم رہو میں اپنے دین پر قائم ہوں"

ایسے ہی ایک اور جگہ فرمایا "ہر قوم کے لئے ہم نے مقدس عبادتگاہیں اور عبادت کے مخصوص طریقے تجویز کئے ہیں۔ جہاں جائے اور اپنے مخصوص طریق سے عبادت کرنے کا انہیں پورا پورا حق ہے۔ پھر وہ آپ سے آپ کے معاملہ اور مسلک کے بارہ میں نامعلوم کیوں جھگڑتے اور تنازعے پیدا کرتے ہیں۔"

پھر فرمایا "تم میں سے ہر ایک گروہ کے لئے ہم نے ایک شریعت اور مذہب مقرر کیا ہے اور اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو وہ خود تم سب کو (بجبر) ایک ہی امتی بنا دیتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ اس نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں وہ تمہیں آزمائے۔ پس نیک اور رفاہ عامہ کے کاموں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنے عمل سے اپنے مسلک کی سچائی اور افادیت کو ثابت کرو" یعنی جبر کی بجائے تمہیں اشاعتِ حق کے لئے یہ راہ اختیار کرنی چاہیئے۔

ایک اور جگہ فرمایا: ان لوگوں کو جنہیں کتاب دی گئی اور ان لوگوں کو جو ان پڑھ ہیں کہہ دیجئے۔ کیا تم دلائل اور نشانات کو دیکھ کر اسلام لاتے ہو۔ پس اگر وہ تمہارے کہنے کے مطابق ایمان لے آئیں تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے۔ اور انہوں نے پیٹھ پھیر لی تو آپ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔

غرض اسلام کا یہ ایک مایۂ ناز کارنامہ ہے کہ وہ اصول جسے اقوام عالم آج اپنا رہی ہیں اسلام نے پونے چودہ سو سال قبل اسکو اپنے دستور کا ایک اہم حصہ قرار دے کر تحریر و تقریر اور غور و فکر کی آزادی کو ہر انسان کا حق مانا ہے (اسلام اور غیر مسلم رعایا بحوالہ ...)

تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ ۶۳-۱۹۶۲ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو سال ۶۳-۱۹۶۲ء کے بجٹ کی تشخیص کے لئے فارم جولائی کے شروع میں بھجوائے گئے تھے۔ مرکز میں بجٹ پہنچنے کی آخری تاریخ ۵ اگست ہے۔ جملہ قائدین سے التماس ہے کہ وہ اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنے بجٹ بھجوا دیں۔

قائدین اضلاع اور علاقہ بھی اس بارے میں توجہ فرمائیں کیونکہ ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے بجٹ موصول ہوئے ہیں۔ (مہتمم مال)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ذکر الٰہی اور روحانیت کی فضا میں تین دن

جیسا کہ اعلان کر دیا جا چکا ہے۔ امسال ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو گا۔ اس اجتماع میں شمولیت اللہ تعالےٰ کے فضل سے سعادتِ عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس گوناگوں برکات کے حامل اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے ذکر الٰہی پر سوز دعاؤں کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی بیش بہا نصائح سننے کے بیشمار مواقع میسر آتے ہیں۔ یہ تین دن جو اجتماع میں گزارے جاتے ہیں روحانیت کے لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اور قلوب میں روحانیت کی نمایاں ترقی محسوس کی جاتی ہے۔ اور انصار یہ عزم لے کر واپس جاتے ہیں کہ اجتماع سے پیدا ہونے والی تبدیلی کو برقرار رکھیں گے چنانچہ قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلےٰ انصار اللہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان ایک گذشتہ اجتماع کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اجتماع میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں خالصتہً ایک روحانی ماحول میں ہوں اور روحانی ہستیوں کی پاک صحبت سے مستفید ہو رہا ہوں الغرض تمام وقت ایسا روحانی سرور حاصل ہوتا رہا جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔"

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

ہفتہ شجرکاری اور خدام

مغربی پاکستان میں ۳ اگست سے ۹ اگست تک ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے محکمہ جنگلات پودے اور قلمیں مہیا کرے گا۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کو پوری کوشش سے منانے کا اہتمام کریں اور متعلقہ محکمہ کے تعاون سے زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور ان کی پرورش اور نگہداشت کا بھی مناسب انتظام کریں۔ نیز اسی سلسلہ میں مرکز کو بھی اپنی کارگزاری کی مکمل اور مبسوط رپورٹ بھجوائیں۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۶۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات کو ہدایات بھجوا دی ہیں براہ مہربانی تمام لجنات ہدایات کے مطابق عمل کر کے جواب ارسال فرما دیں

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ترک سگریٹ نوشی سے ۲ دو لاکھ روپے کی بچت

(از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید)

قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲ راگست ۶۲ء کی ایک خبر بعنوان بالا درج ذیل کی جاتی ہے

قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲ راگست ۶۲ء کی ایک خبر بعنوان بالا درج ذیل کی جاتی ہے۔

"گڑگاؤں۔ یہاں سے ایک میل دور چندر نگر گاؤں کے ایک مخیر شخص چھیانوے سالہ مسٹر رام چندر مہر دواج نے سگریٹ نوشی ترک کرنے سے دو لاکھ روپے کی جو رقم بچائی ہے وہ زچہ بچہ کے ایک ہسپتال کی تعمیر کے لئے دے دی ہے

مسٹر بھردواج نے جو چین سموکر Chain-smoker (مسلسل سگریٹ پینے والے تھے ۱۹۱۵ء میں سگریٹ نوشی ترک کی تھی جب کہ نواحی گاؤں چکر پور حقہ کی ایک چنگاری کی وجہ سے جل کر خاکستر ہوگیا تھا زچہ بچہ کا مجوزہ ہسپتال گڑگاؤں مہر دلی روڈ پر تعمیر کیا جائے گا حکومت مشرقی پنجاب نے اس ہسپتال کی تعمیر کے لئے اتنی ہی رقم اپنے پاس سے دینے کا وعدہ کیا ہے مسٹر بھردواج کے برمن دوست نے اس ہسپتال کے لئے دو لاکھ روپے کی مالیت کا ساز و سامان دینے کا وعدہ کیا ہے"

اس سے ظاہر ہے کہ چھوٹی چھوٹی بچتوں سے بعض اوقات کتنے عظیم الشان کام انجام پاتے ہیں اسی قیمتی نکتہ کو ذہن نشین کرانے کے لئے ہمارے دوربین اور اولوالعزم امام نے آج سے اٹھائیس سال پہلے تحریک جدید کے مطالبات میں سب سے پہلا مطالبہ "سادہ زندگی" کا بیان فرمایا تھا جس کی تفصیل میں لغویات اور فضول خرچیوں سے پرہیز کی تلقین کی تھی جماعت کے ایک مخلص حصہ نے اس پر لبیک کہا اور اگرچہ وہ قلیل ہیں پیغام حق پہنچانے کی سعادت پائی بجالیکہ یہ کام بڑی بڑی جماعتیں اور مال و دولت رکھنے والے نواب اور رؤسا نہ کر سکے لیکن ابھی ہمارا کام ختم نہیں ہوا بالفاظ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ :-

"ہمارا کام بہت وسیع ہے اور ہم نے ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے اور یہ کام تقاضا کرتا ہے کہ ہم تحریک جدید کی طرف زیادہ توجہ کریں"!

پس اشاعت اسلام سے دلچسپی رکھنے والی جماعت کے لئے اس خبر میں ایک قیمتی سبق ہے کہ جب ایک فرد کی سادہ زندگی ہزاروں نفوس کی فلاح و بہبود کے لئے ایک ہسپتال کے قیام کا باعث ہوئی ہے تو ہماری جماعت کے سارے احباب کی سادہ زندگی کیوں نہ ساری دنیا میں جلد از جلد اسلام کو پھیلانے اور اس کا جھنڈا ہر ملک میں تمام جھنڈوں سے بلند تر نصب کرنے پر منتج ہوگی؟ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا!! ع

قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ جماعت کے چھوٹے بڑے مرد عورت امیر غریب سب اس راہ کو اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

۱۔ برادرم رفیع احمد صاحب ناصر مالک ناصر دواخانہ ربوہ تقریباً تین ماہ سے بیمار ہیں اب بفضل تعالیٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد لطیف ربوہ)

۲۔ خاکسار کے دوست عبدالستار صاحب کلرک دفتر عمر ہوسٹل ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں اور سرگودھا ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (رشید احمد زیروی ربوہ)

۳ خاکسار کا لڑکا بدر اسلام سعید بغرض اعلیٰ تعلیم مغربی جرمنی کو روانہ ہوا ہے سب بہن بھائیوں کی خدمت میں التجا ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا بچے کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا کرے (خاکسارہ بیگم پیر عبدالقدوس - ۵۲ راج گڑھ روڈ لاہور)

۴۔ میں عرصہ دو ماہ سے بیمار ہوں چلنے پھرنے سے معذور ہوں احباب جماعت میری مکمل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (مرزا عبدالغنی بھارت نگر لاہور۔)

۵۔ میں نے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں رٹ پٹیشن دائر کی ہے احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار جلیل محمد جلال پور جٹاں گجرات)

مراسلہ

ایک خط۔ جو ہفت روزہ شہاب نے شائع نہیں کیا

مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۶۲ء کے شہاب میں سید جمال احمد صاحب امین آبادی کا ایک مضمون بعنوان "ایک قادیانی مولوی سے مناظرہ" شائع ہوا ہے جس میں صاحب مضمون نے ایک احمدی عالم کا خاکہ اڑا کر قارئین شہاب کے لئے مصنوعی تسکین قلب کا سامان مہیا کرنے کی کوشش کی ہے۔

راقم الحروف نے ایڈیٹر شہاب کے نام مندرجہ ذیل خط بصیغہ رجسٹری مع جوابی رسید لکھا اور اسے ہفت روزہ شہاب میں شائع کرنے کی درخواست کی مگر تادم تحریر وہ خط ہفت روزہ شہاب میں شائع نہیں ہوا اور نہ ہی آئندہ شائع ہونے کی امید ہے لہذا اس خط کی نقل قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ شہاب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنا پیغام جناب جمال احمد صاحب امین آبادی تک پہنچانا چاہتا ہوں امید ہے کہ آپ یہ مراسلہ "ہفت روزہ شہاب" میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

جناب عالی! آپ کا مضمون بعنوان "ایک قادیانی مولوی سے مناظرہ" مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۶۲ء کے "شہاب" میں نظر سے گزرا آپ نے جس انداز میں ایک احمدی عالم کی گھبراہٹ کا نقشہ کھینچنے کی کوشش کی ہے وہ بالکل مصنوعی اور خود ساختہ ہے کیونکہ جن سوالات کا ذکر آپ نے اپنے مضمون میں کیا ہے ان کے جوابات ایک احمدی عالم تو درکنار ایک پرائمری پاس احمدی بچہ بھی آسانی سے دے سکتا ہے میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ آیا ایسا کوئی مناظرہ کسی گاؤں میں ہوا تھا یا اس نے اخبار کے دفتر میں جنم لیا ہے میں آپ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ مجھے آپ کی وہ جملہ شرائط منظور ہیں جن کا ذکر آپ نے اپنے مضمون میں فرمایا ہے اگر احمدیت کے خلاف آپ واقعی ناقابل تردید دلائل رکھتے ہیں تو "شہاب" کے صفحات میں خاکسار سے تبادلہ خیالات فرمائیے پھر قارئین شہاب خود ہی اندازہ لگا لیں گے کہ آیا مناظرہ میں احمدی عالم گھبرایا تھا یا آپ نے اپنی خفت مٹانے کے لئے اپنی گھبراہٹ احمدی عالم کے سر منڈھ دی ہے۔

میں کوئی بہت بڑا عالم تو نہیں البتہ عرصہ دس سال تک کالعدم مودودی جماعت میں کام کر چکا ہوں اور کافی عرصہ تک مودودی جماعت حبیب آباد کا پروپیگنڈا سیکرٹری رہ چکا ہوں اس لئے آپ کے پروپیگنڈا کی تکنیک کو بخوبی سمجھتا ہوں امید ہے کہ آپ میری اس گزارش کو قبول فرمائیں گے۔

(آپ کا خیر اندیش۔ ارشاد احمد شکیب میونسپل روڈ حبیب آباد)

وعدہ کنندگان سے ایک سوال

امسال تحریک جدید کا چندہ ہمیں کم از کم چار لاکھ روپیہ فراہم کرنا ہے ماہ جولائی کے اختتام پر سال رواں کا ۳/۴ حصہ گزر چکا ہے جس میں وصولی قریباً پچاس فی صدی کی ہوئی ہے اب سوال یہ ہے کہ بقیہ پچاس فی صدی چندہ سال کے ۱/۴ حصہ میں کیونکر وصول ہوگا۔

اس کا جواب وعدہ کنندگان کی ہمت اور عزم استقلال میں مضمر ہے اب انہیں صحابہ کرام جیسا جوش دکھانے کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ درکاں والا علاقہ روڈہ تحصیل خوشاب:- مورخہ ۲۷/۷/۶۲ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء خاکسار کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم چوہدری عبدالکریم خاں صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "اسلامی آداب" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم حافظ الہ داد صاحب معلم اصلاح و ارشاد تحصیل روڈہ نے تربیتی امور کے متعلق تقریر فرمائی دونوں تقریریں نہایت توجہ سے سنی گئیں۔

(ملک مہر محمد خاں درک پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میاں درکاں والا تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

نڑہ بالی حلقہ روڈہ:- مورخہ ۲۶/۷/۶۲ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ ہذا کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ صدر جلسہ اور مکرم حافظ الہ داد صاحب معلم اصلاح و ارشاد روڈہ نے تقاریر کیں۔

(ملک شیر محمد خاں جویہ زعیم انصار اللہ نڑہ بالی حلقہ روڈہ ضلع سرگودھا۔)

فرید آباد ضلع سرگودھا:- مسعود آباد چک منگلہ ضلع سرگودھا کا تربیتی جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶/۷/۶۲ بروز جمعرات زیر صدارت مکرم مولانا احمد خاں صاحب نسیم منعقد ہوا۔ جس میں مکرم گیانی واحد حسین صاحب مکرم احمد علی شاہ صاحب مربی سرگودھا خاکسار اور صدر صاحب نے تقریریں کیں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا ارد گرد کی تمام جماعتوں کے نمائندگان نے شمولیت کی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

امسال حج بیت اللہ سے مشرف ہونے والے احمدی حجاج

(از مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے خاکسار کو اپنے ایک مکتوب گرامی میں یہ ارشاد تحریر فرمایا تھا "اگر ممکن ہو تو واپسی سے پہلے تمام احمدی حجاج کی فہرست مکمل کر لیں" آپ کے ارشاد کی تعمیل میں مندرجہ ذیل فہرست مرتب کی گئی ہے گو یہ بھی مکمل فہرست نہیں کہلا سکتی کیونکہ اس میں افریقہ وغیرہ بیرونی ممالک کے احمدی حجاج کے نام شامل نہیں اور بوجہ زبان کی ناواقفیت کے ان کا مجھے علم نہیں ہو سکا ۱۹۶۰ء میں چھبیس افریقی احمدی شامل ہوئے تھے جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی وساطت سے اس کا علم ہو سکا تھا ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۲ء میں کوئی ایسا احمدی نہ تھا جو افریقی احمدیوں سے متعارف ہو اس لئے ان دو سالوں کے احمدی حجاج کا علم نہیں ہو سکا۔

مورخہ ۲۰ر جولائی ۶۲ء کو میں ایک دوست سے گفتگو کر رہا تھا تو ایک نئے احمدی حاجی کا نام انھوں نے بتایا جو مجھے پہلے معلوم نہ تھا اس کے علاوہ ہندوستان سے جانے والے بلکہ پاکستان سے جانے والے تمام احمدی حجاج کا مکمل پتہ بھی نہیں چل سکا اس وقت جو احمدی حجاج میرے علم میں آئے ان کی فہرست درج ذیل ہے:-

۱۔ محترم خان عبداللطیف خان صاحب آف جزیرہ فجی
۲۔ محترمہ بہن گل نساء صاحبہ اہلیہ خان صاحب
۳۔ محترم محمد سوکیا صاحب آف جزیرہ ماریشس
۴۔ محترمہ بیوہ غلام احمد سجان مرحوم
۵۔ محترم بشیر سجان ابن غلام احمد سجان مرحوم
۶۔ برادرم محترم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
۷۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم خلیفہ صاحب کوئٹہ
۸۔ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب گجراتی چیف ریڈیو آفیسر سفینۃ الحجاج
۹۔ خاکسار حکیم عبداللطیف گجراتی منجانب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی
۱۰۔ چوہدری نعیم احمد صاحب ابن چوہدری ظفر الحسن صاحب گجراتی مقیم کراچی
۱۱۔ محترم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب برادر خورد برادرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان
۱۲۔ اہلیہ محترم ڈاکٹر صاحب
۱۳۔ عزیزہ فرحت بنت ڈاکٹر صاحب
۱۴۔ محترم ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب
۱۵۔ اہلیہ ڈاکٹر صاحب ″ ″
۱۶۔ میاں محمد سعید صاحب گجراتی ابن مرحوم میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔
۱۷۔ پھوپھی صاحبہ میاں محمد سعید صاحب
۱۸۔ برادرم مہتہ عبدالخالق صاحب
۱۹۔ اہلیہ محترمہ مہتہ صاحب
۲۰۔ والدہ ماجدہ مہتہ صاحب
۲۱۔ استانی رضیہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۲۲۔ برادرم غلام محمد صاحب منٹگمری
۲۳۔ برادرم محمد سلیمان صاحب مشرقی بنگال
۲۴۔ برادرم محمد شفیع صاحب گجراتی ۹ چک ... سرگودھا
۲۵۔ محترمہ اہلیہ ″ ″ ″ ″
۲۶۔ قریشی ایم اے عارف صاحب تھانہ مزنگ۔ لاہور۔

زمیندار بھائیوں کیلئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے خرچ کم ہوتا ہے اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے جو اس وقت کو گزار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال لیتا ہے"

وعدہ کا ایفاء جلد از جلد کرنا لازمی ہے اب ماہ اگست جا رہا ہے زمیندار بھائی اپنا وعدہ فوری طور پر ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

لجنات اماء اللہ اور شعبہ خدمت خلق

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک شعبہ "خدمت خلق" کا قائم ہے جس کا فنڈ صاحب استطاعت بہنوں کی طرف سے جو عطایات ملتے رہتے ہیں ان سے بنتا ہے اس فنڈ سے مستحق مستورات اور بچوں کو امداد دی جاتی ہے۔

چنانچہ میں بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس مد میں رقوم بھجوائیں تاکہ لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام یہ شعبہ نادار اور مستحق مستورات اور بچوں کی مدد کر سکے ابھی تک اس شعبہ کی طرف بہنوں کی بہت کم توجہ ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا:- میرے بھائی محمد اشرف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ان دنوں کسی ذریعہ معاش کی تلاش میں مصروف ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے آمدنی کا کوئی بہتر وسیلہ پیدا کرے۔

(نذیر احمد ناصر ربوہ)

مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے صدقات

(از صاحبزادہ مرزا انوار احمد صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ)

ماہ جولائی ۶۲ء میں مندرجہ ذیل بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے صدقات و عطیہ جات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات کو قبول فرمائے اور ہر مصیبت و بلا سے ان کو محفوظ رکھے اور ہر آن ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

صدقات

۱۔	ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ	صدقہ بکرا۔	۲۵۔۰۰ روپے
۲۔	مولوی محمد شریف صاحب طارق لبن کمپنی لاہور	صدقہ	۳۰۔۰۰ ″
۳۔	اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب مدہ	″	۵۰۔۰۰ ″
۴۔	غلام جیلانی صاحب ربوہ	″	بکرا ایک عدد
۵۔	بیگم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کراچی	صدقہ بکرا	۳۰۔۰۰ ″
۶۔	حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی ناظم آباد کراچی بذریعہ دفتر خدمت درویشاں	صدقہ	۳۰۔۰۰ ″
۷۔	حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	صدقہ	۱۔۰۰ ″
۸۔	میاں نثار احمد صاحب پشاور	″	۱۰۔۰۰ ″
۹۔	فلائٹ لیفٹیننٹ محمود احمد صاحب باجوہ پشاور	″	۵۔۰۰ ″
۱۰۔	چوہدری ناصر محمد صاحب سیال ربوہ	″	۱۔۲۵ ″
۱۱۔	سید محمود احمد صاحب ابن حاجی جنود اللہ صاحب ڈپٹی مرمن سرگودھا	″	۱۔۵۰ ″
۱۲۔	مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی	″	۱۔۰۰ ″
۱۳۔	شیخ محمد یوسف صاحب ولطیف احمد صاحب لائل پور	″	۲۔۰۰ ″
۱۴۔	حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	″	۱۔۰۰ ″
۱۵۔	بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب لاہور	″	۲۵۔۰۰ ″
۱۶۔	میجر عزیز احمد صاحب شاہ نواز لمیٹڈ راولپنڈی	″	۳۵۔۰۰ ″

عطیہ جات

۱۔	حافظ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید ربوہ	۱۔۰۰ ″
۲۔	چوہدری عطا محمد صاحب سرگودھا	۵۔۰۰ ″

چندہ عمارت فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے اپیل

احباب کو معلوم ہے کہ ربوہ میں عرصہ چار سال سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام فضل عمر جونیئر ماڈل سکول جاری ہے جو اس وقت تک کرایہ کی عمارت میں ہے سکول خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہا ہے ضرورت ہے کہ اس کی عمارت فوراً تعمیر کی جائے عمارت کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے لیکن ابھی تک ہم اتنا چندہ جمع نہیں کر سکے کہ عمارت کا کام شروع کر سکیں۔

بجٹ کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ گزشتہ دس ماہ میں صرف دو ہزار روپیہ کی رقم اس مد میں چندہ آیا ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ سرگرمی سے کام کریں اور جلد از جلد جونیئر سکول کی عمارت کے لئے چندہ جمع کریں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مستورات میں قربانی کا مادہ موجود ہے ہماری جماعت کی مستورات اس سے قبل لندن اور ہیگ میں اپنے چندہ سے مساجد تعمیر کر چکی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اب جب کہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے ایک سکول کی عمارت نہ تعمیر کر سکیں۔

اس سکول میں جماعت پنجم تک لڑکے بھی پڑھتے ہیں اس لئے میں احباب جماعت سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔

ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم دینے والے بھائی یا بہن کا نام عمارت پر کندہ کروایا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان امتحان تذکرۃ الشہادتین

کتاب تذکرۃ الشہادتین کا امتحان مورخہ ۱۲ر اگست بروز اتوار منعقد ہوگا تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی ممبرات میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان دلوائیں اور ان کے نام جلد بھیج دیں تاکہ پرچے بھجوائے جا سکیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ملک بھر کے مسلم لیگیوں کا کنونشن اوائل اگست میں ہو گا

جماعت کی نئی رکن سازی ہونی چاہیئے (مولانا اکرم خاں)

ڈھاکہ ۳ر اگست۔ پاکستان مسلم لیگ کے نائب صدر مولانا محمد اکرم خان نے یہاں کہا کہ ملک بھر کے مسلم لیگیوں کا ایک کنونشن آئندہ ماہ کے شروع میں ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔ آپ نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اس کنونشن میں مسلم لیگ کو کل پاکستان بنیاد پر صحیح معنوں میں ایک عوامی جماعت بنانے کے لئے اس کے احیاء سے متعلق امور پر غور و خوض کیا جائے گا۔

مولانا اکرم خان نے کہا کہ سردار بہادر خان سمیت مغربی پاکستان کے بعض ممتاز مسلم لیگی زعماء اس سلسلہ میں مشرقی پاکستان کے لیگی رہنماؤں سے ملاقات کی غرض سے چند دنوں تک ڈھاکہ پہنچنے والے ہیں۔ مولانا اکرم خاں نے کہا۔ ذاتی طور پر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ لیگ کی عام رکنیت کے لئے ازسرنو بھرتی شروع کی جانی چاہیئے تاہم آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں کوئی آخری فیصلہ کرنا مسلم لیگ کونسل کا کام ہے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کا پرانا ریکارڈ اور فائلیں اسے واپس نہیں ملیں۔ یہ بھی علم نہیں کہ مسلم لیگ فنڈ میں کس قدر رقم موجود ہے۔ مولانا صاحب نے کہا ہمیں ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہیئے اور اب مسلم لیگ کو وزیروں اور برسراقتدار افراد کی کنیز نہیں بنانا چاہیئے۔ جماعت کی قیادت ان لوگوں کو سونپی جانی چاہیئے۔ جنہوں نے اپنی زندگی عوامی مفاد اور قوم کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ تاہم وزراء بھی اس جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ عام رکن بنیں اور جماعتی پروگرام کا وفادار رہنے کا حلف اٹھائیں۔

آچاریہ ونوبا بھاوے کو برطانیہ آنے کی دعوت

نئی دہلی ۳ر اگست۔ ممتاز برطانوی فلسفی لارڈ برٹرینڈ رسل نے بھودان تحریک کے لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے کو دعوت دی ہے کہ وہ لندن آکر امن کے مقصد کے لئے اُن کا ہاتھ بٹائیں لارڈ رسل ۹ر ستمبر کو لندن میں وزارت ہوابازی کے دفاتر کے سامنے ایٹمی راکٹوں کے خلاف ایک مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں

بھارت میں ہیضہ سے ۶۲ افراد ہلاک

نئی دہلی ۳ر اگست۔ بنگلور سے آمدہ اطلاع کے مطابق ضلع گلبرگہ میں ہیضہ سے اب تک ۶۲ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ پورے ضلع میں یہ وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور سینکڑوں باشندے اس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

آمدنی سے خرچ زیادہ ہے

لاہور ۳ر اگست۔ لاہور کارپوریشن کو شہر میں پانی سپلائی کرنے سے جو آمدنی ہوتی ہے اس کے مقابلہ میں پانی کے انتظامات کا خرچ کہیں زیادہ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کارپوریشن اس سلسلے میں سالانہ قریباً بتیس لاکھ پچھتر روپے صرف کرتی ہے۔ جبکہ پانی کی فروخت سے بمشکل تیرہ لاکھ روپے حاصل ہوتے ہیں اس رقم کا خاصا حصہ باقاعدہ وصول نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس مد کے اب تک کے بقایاجات قریباً چودہ لاکھ روپے ہیں جن کی وصولی کا کوئی خاطر خواہ بندوبست نہیں۔ اندرون شہر کے علاقہ میں پانی کے قریباً گیارہ ہزار اور سول سٹیشن کے علاقہ میں اکیس ہزار کنکشن ہیں

واپڈا کے چیئرمین سندھ طاس منصوبے دیکھیں گے

لاہور ۳ر اگست۔ واپڈا مغربی پاکستان کے چیئرمین مسٹر غلام اسحٰق ۶ اور ۷ اگست کو طاس سندھ بجالیاتی منصوبہ کے زیر تعمیر مختلف پراجیکٹوں کا معائنہ کریں گے۔ آپ چھ اگست کو سات بجے صبح روانہ ہوں گے اور تریموں سدھنائی لنک، تریموں ہیڈ ورکس اور سدھنائی بیراج دیکھنے کے لئے شورکوٹ تریموں اور سدھنائی جائینگے۔ ملتان میں گزارنے کے بعد اگلے روز صبح میلسی چلے جائینگے جہاں سے شام کو لاہور واپس آجائیں گے طاس سندھ پراجیکٹ منصوبہ کے فنی مشیر ڈاکٹر جنرل سندھ طاس پراجیکٹ ڈائرکٹر بیراج اور ڈائریکٹر الحاقی انہار آپ کے ہمراہ ہونگے

عرب جمہوریہ کے ایک سابق وزیر کی گرفتاری

دمشق ۳ر اگست۔ شام کی مصر سے علیحدگی سے قبل متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر مذہبی املاک مسٹر یوسف کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان پر الزام ہے کہ وہ شام کے مصر سے الحاق کے حامی ہیں پولیس ان کی تلاش کر رہی ہے

کاٹنگا پر اقتصادی دباؤ ڈال کر اسے اپنی غلطی کا احساس دلایا جائے

اقوام متحدہ کے رکن ممالک سے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کی اپیل

نیویارک ۳ر اگست۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے عالمی ادارے کے تمام رکن ممالک سے اپیل کی ہے کہ "کانگو کے تنازعہ کے معقول اور پرامن تصفیہ کے لئے مقدور بھر کوشش کریں۔ انہوں نے ایک سو چار ممالک کے نام ایک مراسلے میں یہ بات کہی ہے۔

اوتھانٹ نے کہا ہے کہ اگر کانگو کا صوبہ کاٹنگا علیحدگی ختم کرنے پر رضامند نہ ہوا تو پھر اقوام متحدہ کے رکن ممالک کو اس پر "اقتصادی دباؤ" ڈالنا چاہیئے۔ تاکہ کاٹنگا کے حکام کو معلوم ہو سکے کہ کاٹنگا ایک خودمختار ملک نہیں ہے اور دنیا کی کوئی حکومت اسے آزاد ملک کے طور پر تسلیم نہیں کرتی۔ ایسا کرنے سے کاٹنگا کے حکام کو صورت حال کا صحیح اندازہ ہو جائے گا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے تمام ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ اس بات کی کوشش کریں کہ کاٹنگا کے حکام کی غلط حوصلہ افزائی نہ ہونے پائے اسے کسی طرف سے غلط مشورہ اور مالی امداد نہ ملے اوتھانٹ نے خط کے آخر میں کہا کہ وہ کانگو کے تنازعہ کے پرامن حل کے خواہاں ہیں اور ان کی ہر ممکن کوشش ہے کہ اس تنازعہ کا کوئی معقول اور قابل قبول حل نکل آئے۔

طلباء کو تنگ لباس پہننے کی ممانعت

کراچی ۳ر اگست۔ کراچی کے ڈائرکٹر تعلیم ڈاکٹر عارف شاہ گیلانی نے طلباء کو تنگ اور چست لباس پہننے کی ممانعت کر دی ہے کراچی کے تعلیمی اداروں کے سربراہوں کے نام ایک گشتی مراسلہ میں ڈائرکٹر تعلیم نے طلبہ کو تلقین کی ہے کہ اُن کا لباس اس قسم کا ہونا چاہیئے جو ایک مسلمان لڑکے یا لڑکی کے شایان شان ہو اور جس میں پاکستانی قومیت کی جھلک ہو۔

عمارت گرنے سے چالیس افراد ہلاک ڈیڑھ سو مجروح

بوگوٹا ۳ر اگست کولمبیا کے گورنر نے اطلاع دی ہے کہ پرسوں یہاں ایک زبردست زلزلے کے نتیجہ میں پریرا کے علاقہ میں قمیص تیار کرنے والے ایک کارخانہ کی عمارت گرنے سے چالیس افراد ہلاک اور ڈیڑھ سو مجروح ہوئے۔ گورنر نے بتایا کہ عمارت گرنے سے دو سو افراد پھنس گئے تھے۔ گورنر نے یہ بھی بتایا کہ بینہ کے علاقہ میں ایک گرجا کا مینار بھی گر گیا۔ جس سے کئی افراد ملبے تلے دب گئے۔

نہرو فاشزم کی پرورش کر رہے ہیں

نئی دہلی ۳ر اگست۔ سوتنترا پارٹی کے رہنما مسٹر ایم آر مسانی نے وزیراعظم پنڈت نہرو پر بھارت میں فاشزم کی پرورش کرنے کا الزام لگایا ہے آپ نے کہا ہے کہ پنڈت نہرو دورخی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اور نت نئے پینترے بدلتے رہتے ہیں مسٹر مسانی نے احمد آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قریباً پچیس سال قبل پنڈت نہرو یورپ کے دورے پر گئے تھے تو انہوں نے مسولینی سے ملنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی تھی کہ فاشستی آمر کے ہاتھ حبشہ کے لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں لیکن اب مساوات اور امن کا یہی مبلغ اپنے ملک میں فاشزم کی پرورش کر رہا ہے۔ پنڈت نہرو نے بھارتی وزیر دفاع کرشنا مینن کو کمیونسٹ چین کے مارشل چن یی سے ملاقات کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ حالانکہ چن یی وہ سرخ فاشستی ہے۔ جس کے ہاتھ بھارتیوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اطلاع
احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عمارتی لکڑی ہر قسم چیل، کیل، دیار، پڑتل کا نیا سٹاک آگیا ہے۔ مال انشاء اللہ سرگودھا اور لائلپور کے نرخوں کے مطابق دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنے ربوہ کے دوکاندار کو خدمت کا موقع عطا فرماویں
چوہدری محمد لطیف
محلہ دارالرحمت نزد [illegible] ربوہ

ہمدرد نسواں (ڈاکٹر اکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

"صنعتکاروں اور تاجروں کو کاروباری ضابطہ اخلاق وضع کرنا چاہیئے"

"حکومت عوام کے گاڑھے پسینے کی کمائی گرانی کی نذر نہیں ہونے دے گی" (ایوب)

کراچی ۴ر اگست۔ صدر ایوب نے کل رات یہاں کہا کہ پاکستان، بھارت اور لنکا کی برآمد تجارت کے بارے میں برطانیہ اور مشترکہ یورپی منڈی کے ممالک کے مابین بات چیت کے "حالیہ رجحانات" سے پاکستان کو بڑی تشویش ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان کو برطانیہ میں جو مراعات و ترجیحات حاصل ہیں اگر وہ واپس لے لی گئیں، پاکستانی مال پر درآمدی ڈیوٹی عاید کی گئی اور کوٹے مقرر کیے گئے تو نہ صرف ہماری موجودہ برآمدی تجارت بلکہ اس کی آئندہ توسیع بھی بُری طرح متاثر ہو گی۔ آپ نے اس سلسلہ میں "مناسب تحفظات" دینے کی ضرورت پر زور دیا۔

صدر مملکت کل رات بیچ لگژری ہوٹل میں کراچی کے ایوان صنعت و تجارت کے سالانہ عشائیہ کے موقعہ پر ایوان کے چیئرمین کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ صدر ایوب نے کہا "مشترکہ یورپی منڈی کے ممالک اور برطانیہ کے مابین جو بات چیت ہو رہی ہے ہم اس پر پوری توجہ دے رہے ہیں۔ ہم نے مشترکہ یورپی منڈی کے ممالک کو ان اثرات سے بھی آگاہ کر دیا ہے جو برطانیہ کی منڈی میں شرکت کی صورت میں پاکستان کی برآمدی تجارت پر پڑ سکتے ہیں۔ ہم نے ان اثرات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ٹھوس تجاویز بھی پیش کی ہیں۔"

صدر محمد ایوب خاں نے صنعت کاروں اور تاجروں پر زور دیا کہ وہ اپنی قومی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دیں۔ صدر نے تاجروں اور صنعت کاروں کو دیانت کا معقول معیار قائم کرنے اور ایک ٹھوس کاروباری ضابطہ اخلاق وضع کرنے کا مشورہ دیا۔ صدر نے قیمتوں میں اضافے کے رجحان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیگی کہ عوام کے گاڑھے پسینے کی کمائی روزافزوں گرانی کی نذر ہو جائے۔

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر بخیریت ماریشس پہنچ گئے

جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم

روزہل (بذریعہ تار) مبلغ ماریشس مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مع اہل و عیال مورخہ ۲۸ر جولائی کو سوا دس بجے شب بخیر و عافیت کراچی سے ماریشس پہنچ گئے۔ شدید سردی اور رات کے باوجود جماعت احمدیہ ماریشس کے احباب نے سینکڑوں کی تعداد میں جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل تھے ہوائی اڈہ پر پہنچ کر آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ ہوائی اڈہ سے مکرم مولوی صاحب مسجد دارالسلام تشریف لے گئے اور وہاں نفل ادا کئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کی ماریشس میں دوبارہ آمد آپ کے لئے اور جماعت احمدیہ ماریشس کے لئے مبارک کرے اور آپ کو خدمت اسلام و خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

● نئی دہلی ۴ر اگست بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے برطانوی اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی تردید کی ہے کہ لداخ کے علاقے میں بھارتی اور چینی دستوں میں اور جھڑپیں ہوئی ہیں۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

خواہ اس کی تائید میں احادیث اور فقہ بھی کیوں نہ پیش کر دی جائے اور جس قانون کو وہ غیر اسلامی قرار دیدیں گے ان کی پارٹی کے لوگ یا دیگر متفقین، مودودی صاحب کے فتویٰ کے مطابق، اس قانون کی خلاف ورزی کو، از روئے شریعت، اپنے اوپر واجب سمجھیں گے اہنی کی دیکھا دیکھی عوام بھی مذہب کے نام پر ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔

مودودی صاحب سے نیچے اتر کر آپ عام حالات پر بھی غور کریں گے تو وہاں بھی یہی پوزیشن نظر آئے گی۔ ملک میں مختلف فرقے آباد ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے "اسلامی قوانین" یا ان قوانین کے مرتب کرنے کے اصول و معیار الگ الگ ہیں۔ آپ ان اصولوں میں سے کسی اصول کے مطابق بھی قانون مرتب کریں وہ دوسرے فرقوں کے نزدیک غیر اسلامی ہو گا۔ اور (مودودی صاحب کے پیش کردہ اصول کے مطابق ان کے لئے) اس کی خلاف ورزی "تقاضائے شریعت" ہو گی۔ اور چونکہ اسلام کا کوئی متعین تصور نہیں اس لئے جس کا جب جی چاہے کسی قانون کو غیر اسلامی قرار دے کر ایسی صورت پیدا کر سکتا ہے اس سے ملک میں جو خلفشار پیدا ہو گا وہ ظاہر ہے۔"

(ماہنامہ طلوع اسلام اگست ۶۲ء صفحہ ۶ و ۷ و ۴۸)

(باقی)

قومی اسمبلی کا آئندہ اجلاس یقینی طور پر ڈھاکہ میں منعقد ہو گا

ارکان پارلیمنٹ کو شاہ باغ ہوٹل اور پارٹی ہاؤس میں ٹھہرایا جائے گا

راولپنڈی ۴ر اگست۔ سرکاری ذرائع نے یہاں یقین ظاہر کیا ہے کہ قومی اسمبلی کا آئندہ اجلاس ڈھاکہ میں صوبائی اسمبلی کی عمارت میں ہو گا۔ اگرچہ اجلاس کے لئے ابھی کوئی حتمی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے لیکن یقین ظاہر کیا گیا ہے کہ اجلاس نومبر کے آخری ہفتے یا دسمبر کے شروع میں منعقد ہو گا۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت اس بات کی زبردست خواہش رکھتی ہے کہ قومی اسمبلی کا آئندہ اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہو چنانچہ مالی پہلوؤں کو اس راستے میں حائل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں یہ بتانا ضروری ہے کہ قومی اسمبلی کے سیکرٹری مسٹر ڈبلیو اے قادری آج بذریعہ طیارہ عازم ڈھاکہ ہو رہے ہیں وہ ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین، مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر غلام فاروق اور دیگر حکام کے ساتھ قومی اسمبلی کے ارکان اور عملہ اور وزارتی سٹاف کے لئے دفاتر اور رہائش کے بارے میں مفصل بات چیت کریں گے۔ ایک اطلاع کے مطابق جب تک ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے ارکان کے لئے مستقل ہوسٹل تعمیر نہیں ہو جاتا اس وقت تک انہیں شاہ باغ ہوٹل اور پارٹی ہاؤس میں ٹھہرایا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

رسالہ خالد کا تازہ شمارہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ترجمان ماہنامہ خالد کا اگست کا پرچہ قارئین کو ارسال کیا جا چکا ہے اس رسالہ میں احادیث نبوی۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود اور ارشادات خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدگی سے شائع کئے جاتے ہیں۔ زیر نظر شمارہ میں تبرکات کے کالم کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ایک غیر مطبوعہ خط پیش کیا جا رہا ہے۔ دیگر چیدہ مضامین کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

اداریہ — تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی ڈائری۔ از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور

جنوبی افریقہ میں تبلیغ اسلام — از مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

سکھ دھرم کا تعارف (قسط دوم) — از گیانی عباد اللہ صاحب

قبول احمدیت کے دلچسپ سبق آموز حالات — از میاں محمد ابراہیم صاحب آف چنیوٹ و حکیم بشیر احمد صاحب۔

دنیا کا مسئلہ آبادی — از لطف الرحمٰن محمود

اس کے علاوہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ خالد ہدایت صاحب بھٹی اور مرزا محمد سلیم صاحب کی ایمان افروز نظمیں شریکِ اشاعت ہیں۔

نیز ہمارے مستقل فیچرز مثلاً ہماری مساعی (مجالس کی خبریں) ربوہ کے لیل و نہار وغیرہ بھی اپنی پوری دلچسپیوں کے ساتھ درج ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے رسالہ کی اشاعت روزافزوں ترقی پر ہے لیکن ابھی قابلِ اطمینان نہیں۔ بعض مجالس کی طرف سے اس بارہ میں جد و جہد کی جا رہی ہے جو قابلِ قدر ہے بقیہ مجالس کے عہدیداران سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنے محبوب رسالہ کی ہر جہت سے ترقی میں کوشاں ہوں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فہرست اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ

(۲)

۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء تک چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے سابقت علی الخیرات کا مظاہرہ کر کے ساری جماعت کی دعاؤں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے ایسے مجاہدین کی تازہ قسط پیش خدمت ہے۔ قارئین کرام ان کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔

پشاور

مکرم فقیر محمد صاحب حلقہ جنوبی پشاور	۲۰/۰۰
" منصور احمد صاحب خالد " "	۱۱/۰۰
" سیٹھی محمد خان صاحب " "	۵/۰۰
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " "	۳۰۲/۰۰
" مرزا عبد الرشید صاحب " "	۶۵/۰۰
" شمیم اختر صاحب پروفیسر " "	۱۱/۰۰
مکرمہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " "	۱۲/۰۰
مکرم ناصر احمد صاحب معہ اہل و عیال " "	۹۵/۰۰
مکرمہ سعیدہ نذیر صاحبہ سول کوارٹر "	۵/۰۰
مکرم چوہدری رکن الدین صاحب حلقہ شمالی "	۲۷/۰۰
" " عبد العزیز صاحب "	۵۵/۰۰
مکرمہ ذکیہ خانم صاحبہ بنت ڈاکٹر مبارک احمد صاحب "	۱۱/۰۰
" سلیمہ بیگم اہلیہ چوہدری رکن الدین صاحب "	۵/۰۰
مکرم محمد حسین صاحب فاز ریڈیو صدر "	۷/۰۰
" نذیر احمد صاحب " "	۵/۰۰
" اعجاز احمد صاحب " "	۵/۰۰
" فلائٹ لیفٹیننٹ محمود احمد صاحب باترہ "	۶۵/۰۰
" محمد الدین صاحب سقہ حلقہ وسطی "	۷/۰۰
" محمد عباس خانصاحب " "	۱۹/۸۶
" محمد حسین صاحب پھیری والے معہ اہل و عیال "	۱۵/۲۵
" عبد الرحمن صاحب ناصر حلقہ یونیورسٹی "	۱۰/۰۰
" مولوی احمد حسن صاحب "	۳۵/۰۰
" مرزا غلام حیدر صاحب بی اے ایل ایل بی نوشہرہ "	۱۵۴/۰۰
" " منتخب بیگم صاحبہ "	۳۶/۰۰
" قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل رسالپور "	۵/۰۰
" صوبیدار عبد الحق صاحب " "	۳۱/۰۰
" سید محمد منیر صاحب ہاشمی ایبٹ آباد "	۵/۲۵
" عمر فاروق صاحب کلرک ای ایم ای "	۳۳/۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " "	۱۳/۰۰
مکرمہ دختر " " " "	۶/۱۲
" خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار "	۱۰/۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "	۱۰/۰۰
مکرم چوہدری غلام حسین صاحب حویلیاں "	۱۵۹/۰۰
" " اہلیہ صاحبہ "	۱۴/۰۰
" مرزا مشتاق صاحب " "	۷/۰۴
مکرمہ نصرت بیگم بنت چوہدری غلام حسین صاحب "	۸/۵۰
مکرم مشتاق احمد صاحب ابن " "	۸/۵۰
" اشفاق احمد صاحب " "	۸/۵۰
" مبارک احمد صاحب " "	۸/۵۰
" طاہر احمد صاحب " "	۸/۵۰

مکرم ناصر احمد صاحب سلوتری بین سی اے ڈی	۵/۰۰
" جمعدار نعمت اللہ خانصاحب مانسہرہ پشاور	۲۴/۰۰
" مولوی محمد عرفان صاحب اپیل نویس " "	۱۰۸/۰۰
" سلامت اللہ خانصاحب " "	۸/۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ مولوی محمد عرفان صاحب " "	۶/۰۰
مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب دانش "	۵/۶۳
اہلیہ صاحبہ " " "	۵/۶۲
مکرم رحیم داد صاحب مانگا ہری پور "	۱۷/۰۰
" قاضی عبد الخالق صاحب " "	۵/۰۰
" ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب سول اسپتال مردان "	۷۷/۰۰
" سید رفیع اللہ صاحب " "	۱۲/۰۰
" فقیر اللہ صاحب کارروان تارم تخت بائی "	۴۷/۰۰
" سید محمود احمد شاہ صاحب بکٹ گنج "	۷/۰۰
" صدیر خان صاحب ٹوپی "	۶/۳۱
" ملک عبد الجبار صاحب " "	۳۵/۰۰
مکرمہ حسن جان اہلیہ " " "	۲۱/۰۰
مکرم محمد الیاس صاحب "	۱۰/۵۰
" صاحبزادہ عبد السلام صاحب " "	۶/۱۲
" فیض محمد خان صاحب " "	۵/۷۵
بچگان ملک عبد الجبار صاحب " "	۱۰/۵۰
مکرم بشارت احمد صاحب " "	۵/۰۰
" فلائیٹ لفٹیننٹ عبد الرشید احمد صاحب کوہاٹ "	۷۷/۰۰
" دوست محمد صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ بنوں "	۵۳/۰۰
" سردار محمد صاحب شوال بیٹری "	۴۲/۰۰
" عبد السلام صاحب سپرنٹنڈنٹ ایکسائز "	۶۱/۰۰
مکرمہ رضیہ خانم بنت مولوی محمد اسماعیل صاحب	۵/۰۶
بچگان مکرم دوست محمد صاحب "	۳۷/۴
مکرم نوابزادہ محمد امین خانصاحب بنوں "	۱۷۹/۵۰
" " منجانب آنحضرت صلعم "	۱۰/۰۰
" " " حضرت مسیح موعودؑ "	۵/۲۵
" " " لواحقین مرحومین "	۶/۲۵
" " " دختر خود غیر از جماعت "	۵/۰۰
مکرم صاحبزادہ عبد البصیر صاحب "	۳۰/۰۰
" " اہلیہ صاحبہ "	۶۹/۰۰
ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خان	۳۷/۰۰
مکرم خلیل احمد صاحب ایس ڈی او چترال معہ بچیاں	۴۵/۰۰
" " اہلیہ صاحبہ (رحیمہ بیگم) "	۱۰۰/۰۰
" " اقرباء "	۵۰/
مکرم غلام نبی صاحب محمودہ پنڈوری	۴۵/۰
" " اہلیہ صاحبہ	۵/۴۴
" " والد صاحب	۵/۱۹
" " والدہ صاحبہ	۵/۰۶

مکرم عطاء محمد صاحب مدرس فتح خان ٹبی قیصرانی	۳۰/۰۰

لاہور

مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور	۱۴/۰۰
قریشی ضیاء الدین صاحب وکیل رام گلی "	۸/۰۰
شیخ عبد الماجد صاحب سیکرٹری تحریک جدید دہلی دروازہ	۳۷/۰۰
مکرم ثناء اللہ صاحب برتن فروش "	۲۲/۰۰
منور احمد صاحب طالب علم "	۵/۰۰
ماسٹر عبد الرحمن صاحب شمیم مع بچگان "	۱۳/۲۵
مبارک محمود صاحب پانی پتی "	۵/۰۰
ناصر احمد صاحب قریشی "	۵/۰۰
عارف احمد صاحب "	۶/۰۰
مبارک احمد صاحب "	۵/۰۰
حافظ قدرت اللہ صاحب "	۵/۰۰
حافظ عبد الکریم صاحب "	۷۵/۰۰
محمد ابراہیم صاحب ریاض "	۴۰/۰۰
سعید احمد صاحب انجینئرنگ کالج "	۵/۰۰
بابو عبد الرحمن صاحب ایم اے مع لواحقین	۱۰۲/۷۵
چوہدری محمد شریف صاحب مع اہلیہ صاحبہ الٰہی پارک مصری شاہ "	۱۶/۰۰
شیخ عبد الرحیم صاحب "	۶۱/۰۰
اہلیہ صاحبہ ماسٹر غلام نبی صاحب و محمد سلیم ابن "	۱۲/۰۰
شیخ محمد بشیر صاحب "	۲۱۶/۰۰
بیگم صاحبہ غلام نیروانی صاحب "	۲۶/۰۰
حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ بھاٹی گیٹ	۱۳/۵۰
محمد اقبال صاحب زرگر "	۵۰/۰۰
معراج الدین صاحب پہلوان "	۱۱/۵۰
قاضی منظور احمد صاحب "	۱۹/۵۰
حکیم حفیظ الرحمن صاحب "	۴۲/۰۰
میاں غلام نبی صاحب "	۱۱/۰۰
محمد شریف صاحب مع اہلیہ و بچگان "	۲۸/۰۰
اہلیہ و بچگان محمد صدیق صاحب شاکر "	۲۲/۳۶
عبد الحمید صاحب معہ اہلیہ "	۱۲/۰۰
منصور احمد صاحب "	۱۳/۵۰
مسعود احمد صاحب "	۵/۰۰
حنیف احمد صاحب "	۷/۰۰
اہلیہ قاضی منظور احمد صاحب "	۷/۰۰
ڈاکٹر عبد المجید صاحب "	۲۵/۰۰
عبد الماجد صاحب "	۲۵/۰۰
زہرہ بیگم بنت مولوی عبد الرحیم صاحب "	۵/۰۰
نواب دین صاحب مع اہلیہ "	۱۳/۰۰
عبد الستار صاحب طاہر "	۱۱/۰۰
بشیر احمد صاحب امرتسری "	۱۵/۰۰
چوہدری تاج محمد صاحب "	۶/۵۰
محمد طفیل صاحب "	۵/۰۰
ملک نثار احمد صاحب "	۱۰/۲۵
عشرت النساء ہمشیرہ حکیم حفیظ الرحمن صاحب "	۵/۲۵
صالحہ خاتون صاحبہ سلطان پورہ	۷۱/۰۰
" منجانب شیخ نواب الدین مرحوم "	۱۴/۰۰
شیخ محمود احمد صاحب اختر "	۵/۵۰
شیخ حمید احمد صاحب "	۷/۷۴
والدہ صاحبہ ریاض محمود صاحب "	۱۷/۰۰

صلاح الدین صاحب بٹ سلطان پورہ	۲۷/۰۰
شیخ عبد الحمید صاحب مع والد صاحب "	۱۵/۰۰
محمد رشید احمد صاحب "	۵/۰۰
مستری محمد اسماعیل صاحب "	۵/۵۰
آمنہ بیگم اہلیہ مرزا محمد زمان صاحب "	۸/۱۲
ملک طاہر احمد صاحب "	۵/۰۰
چوہدری نور احمد خان صاحب مع والدین مرحومین	۵۰/۰۰
" غلام احمد صاحب سول لائن	۳۳/۳۷
" محمد حسین صاحب گوالمنڈی "	۲۶/۲۵
ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری "	۵۰۵/۰۰
حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری اللہ داد خان صاحب "	۸/۳۱
شمس الحق صاحب شاہد رتن باغ "	۱۵/۰۶
عبد الواحد خان صاحب سمنٹ بلڈنگ "	۱۵/۵۰
شیخ عباد الرحمن صاحب بیڈن روڈ "	۳۲/۰۰
منشی سربلند خانصاحب میکلوڈ روڈ "	۲۰/۵۰
امۃ الکریم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام علی مرحوم "	۱۱/۶۲
عبد اللطیف صاحب ابن " "	۷/۶۲
چوہدری عبد المنان صاحب ڈیوس روڈ "	۴۲/۵۰
بابو محمد شفیع صاحب چیفس کالج "	۱۳۱/۰۰
رابعہ بیگم اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب [illegible] کالونی	۶/۴۴
چوہدری عبد القدیر خانصاحب سول لائن	۶/۵۰
رضیہ بیگم دختر چوہدری اللہ داد خان صاحب "	۵/۳۱
امۃ الحفیظ اہلیہ چوہدری نور احمد خان صاحب	۶/۰۶
بچگان چوہدری عبد المجید خانصاحب سول لائن	۲۷/۳۳
چوہدری عبد الرحمان صاحب سول لائن	۱۷/۰۰
قریشی محمود احمد صاحب معتبر "	۱۲/۵۰
ملک مظفر احمد صاحب "	۱۰/۲۵
چوہدری عبد المجید صاحب شفا میڈیکو "	۱۰/۰۰
قریشی مسعود احمد صاحب "	۶/۰۰
چوہدری عابد علی صاحب بٹر "	۸/۰۰
بابو انشاء اللہ خان صاحب سمنٹ بلڈنگ	۸۱/۰۰
عبد الرؤف صاحب "	۱۲/۰۰
عبد الرشید صاحب افریقوی جسونت بلڈنگ	۶/۵۶
چوہدری محمد افضل صاحب معہ بچگان و اہلیہ	۳۷/۵۰
مظفر احمد ابن حافظ محمود الحق صاحب "	۱۱/۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب میکلوڈ روڈ	۱۵/۰۰
بشیر احمد ابن حافظ محمود الحق صاحب	۸/۷۵
والدہ صاحبہ شیخ عباد الرحمان صاحب	۸/۵۰
اہلیہ صاحبہ " "	۱۵/۵۰
دختران " " "	۱۳/۸۱
عطاء الرحمن ابن " "	۵/۵۰
والدہ صاحبہ محمد یوسف صاحب سول لائن لاہور	۸/۷۵
ایم فقیر اللہ صاحب مع اہلیہ و بچگان	۱۶/۱۸
رہنمائی بیگم صاحبہ جسونت بلڈنگ	۱۱/۰۰
صغریٰ بیگم صاحبہ ۲۲ میکلوڈ روڈ	۹/۴۴
فضل بی بی صاحبہ بنت محمد احمد صاحب	۱۲/۵۶
رحمت بی بی مرحومہ معرفت فیض محمد صاحب صادق	۶/۰۰
بچگان صوفی عبد القدیر صاحب	۹/۱۹
شیخ عبد الغفور صاحب بیڈن روڈ	۱۰/۲۵
امۃ الحمید اہلیہ ملک محمود احمد صاحب بیلا رام بلڈنگ	۶۵/۰۰
رشید احمد صاحب سادات سٹریٹ	۶۲/۰۰

چوہدری محمد عمر صاحب قلعہ گجر سنگھ ۱۱/-
ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ڈینٹل ہسپتال لاہور ۵۵/۰۰
اہلیہ صاحبہ " " " ۵۰/۰۰
اہلیہ محمود احمد صاحب عباسی مع والدہ صاحب ۷/۰۰
ایس اے رشید احمد صاحب ۱۰/۰۰
چوہدری پیر محمد صاحب شاہنواز لمیٹڈ ۲۵/۰۰
" مظفر احمد صاحب سیال ماڈل ٹاؤن ۶/۰۰
مولوی عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی ۵۶/۰۰
اہلیہ صاحب مستری عبدالرحمٰن صاحب گنج مغلپورہ ۵/۷۵
غلام احمد صاحب چوہدری " ۱۵/۰۰
چوہدری محمود احمد صاحب مع اہلیہ و بچگان " ۳۰/۰۰
ملک عبدالمجید صاحب " ۹/۰۰
ملک رشید احمد صاحب " ۱۹/۷۵
" محمود احمد صاحب مع اہلیہ " ۳/۵۰
اہلیہ مرحومہ شیخ عبدالکریم صاحب " ۵/۰۰
اہلیہ صاحبہ شیخ نور احمد صاحب مع بچگان " ۱۵/۰۶
بچگان چوہدری حفیظ احمد صاحب " ۵/۵۰
میاں غلام احمد صاحب بھٹی برما والے " ۱۰/۵۰
پھوپھی صاحبہ " " " ۵/۰۰
بشیر احمد صاحب گورایا مع اہلیہ و بچگان " ۴۲/۰۰
مستری عباس محمد صاحب " ۷/۰۰
محمد اسماعیل صاحب جمیل " ۱۰/۰۰
نور الحق صاحب مظہر " ۶/۰۰
محمد صادق صاحب " ۲۶/۰۰
چوہدری عبدالحمید صاحب " ۳۰/۰۰
منظور احمد صاحب افریقی " ۵/۰۰
جمعدار غلام محمد صاحب " ۵/۰۰
چوہدری اللہ دتہ صاحب " ۶/۰۰
عبدالقدیر صاحب بیسانہ بزرگان سلف " ۲۰/۰۰
اہلیہ صاحبہ محمد ابراہیم صاحب " ۶/۰۰
بشیر احمد صاحب باجوہ مع پسر " ۷/۵۰
مرزا خان صاحب " ۹/۰۰
عبداللطیف صاحب شرما " ۶/۰۰
قاضی عطاء الرحمٰن صاحب کیمبل پارک ۵۰/۰۰
ہاجرہ بیگم صاحبہ " ۵/۵۰
رفیق احمد صاحب " ۸/۰۰
حاجی محمد اسماعیل صاحب دھرم پورہ ۶۱/۱۲
لطیف الرحمٰن صاحب مع اہلیہ صاحبہ " ۱۸۰/۰۰
بابو محمد افضل صاحب، اوجلوی " ۵/۴۴
میاں رفیق احمد صاحب انبالوی " ۱۱/۵۰
ملک محمد شفیع صاحب " ۵/۰۰
سلیم الرحمٰن ابن شیخ لطیف الرحمٰن " ۵/۵۰
سلطان احمد صاحب شوز میکر " ۶/۶۲
میاں بشیر احمد صاحب " ۶/۵۰
رشید احمد صاحب " ۵/۱۲
محمد شفیع صاحب " ۱۰/۲۵
فضل بیگم صاحب " ۶/۸۶
بچگان شیخ عبدالواحد صاحب " ۱۱/۹۴
خورشید بیگم بنت فضل بیگم " ۵/۵۰
والدہ میاں رفیق احمد صاحب انبالوی " ۵/۵۶
میاں مسعود احمد صاحب " " " ۶/۵۰

میاں محمد علی صاحب سندھو دھرم پورہ ۶/۲۵
چوہدری محمد عمر صاحب " ۵/۱۲
بیگم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پرانی انارکلی ۴۰/۰۰
غلام فاطمہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم ۳۴/۰۰
امۃ الحفیظ بنت " " ۳۹/۰
میاں محمد اکبر علی صاحب مع اہل و عیال پرانی انارکلی ۴۵۵/۰۰
سید حمید احمد صاحب " ۳۳/۰۰
ملک محمود مجید خاں صاحب " ۱۵/۰۰
طاہرہ بیگم صاحبہ " ۱۰/۰۰
عائشہ بیگم صاحبہ " ۵/۰۰
چوہدری محمد حسین صاحب سنت نگر ۵۳/۰۰
چوہدری محمد حمید صاحب " ۶/۵۰
عبدالحق صاحب بٹ " ۱۱/۰۰
چوہدری صاحب مع لواحقین " ۲۷۴/۰۰
محمود احمد صاحب " ۵/۰۰
اعجاز احمد صاحب ہاشمی " ۲۷/۰۰
ماسٹر محمد سلیمان صاحب " ۱۰/۰۰
عبدالحلیم صاحب " ۳۶/۰۰
سعید احمد صاحب " ۷/۰۰
طیبہ شہناز بنت جمعدار فضل الدین صاحب " ۸/۰۰
چوہدری غلام قادر صاحب راجگڑھ ۳۶/۰۰
میر مشتاق احمد صاحب مع اہل و عیال ۲۴۰/۰۰
چوہدری فضل کریم صاحب راجگڑھ ۶/۰۰
سیدہ امۃ الباری صاحبہ " ۱۰/۰۰
قریشی محمد حفیظ صاحب " ۵/۰۰
رشیدہ ناصرہ صاحبہ " ۶/۰۰
چوہدری مصباح الدین صاحب " ۱۵/۰۰
داؤد احمد صاحب " ۷/۰۰
عبداللطیف خانصاحب " ۵/۰۰
سید بشیر احمد صاحب " ۴۰/۰۰
میر انصار احمد صاحب " ۵/۰۰
صدیقہ صاحبہ " ۵/۲۵
چوہدری عبدالستار صاحب اسلامیہ پارک ۱۶۳/۰۰
سردار بشیر احمد صاحب " ۴۲/۰۰
سید تفضل حسین شاہ صاحب " ۱۰۶/۰۰
مستری عبدالکریم صاحب " ۷/۰۰
سید محمود احمد صاحب بخاری " ۱۵/۰۰
چوہدری مظفر علی صاحب " ۳۲/۰۰
" عزیز احمد صاحب " ۵۰/۰۰
" محمد ابراہیم صاحب " ۱۶/۵۰
" محمد نذیر صاحب " ۲۰۷/۰۰
شیخ بشیر احمد صاحب " ۷۰/۰۰
شیخ فضل احمد صاحب " ۷۰/۰۰
مرزا اکرم بیگ صاحب " ۶۲/۰۰
بابو محمد شریف صاحب " ۶/۲۵
ملک مختار احمد صاحب " ۱۲/۰۰
چوہدری محمد منور لطف اللہ صاحب " ۱۲۰/۰۰
" فضل الٰہی صاحب ایڈووکیٹ " ۵۸/۰۰
" محمد امجد خاں صاحب مع والد مرحوم " ۷۵/۰۰
سید منصور ذوالفقار صاحب " ۵/۰۶
سعیدہ بخاری صاحبہ " ۵/۰۶

چوہدری عبدالشکور صاحب اسلامیہ پارک ۵/۰۰
میاں عبدالعزیز صاحب " ۱۰/۰۰
مبارکہ بیگم صاحبہ " ۲۸/۱۲
شیخ عبدالرشید صاحب " ۵/۰۰
امۃ اللہ بیگم صاحبہ " ۱۳/۰۰
سید افتخار حسین صاحب مع اہلیہ " ۳۰/۰۰
محمد رفیق صاحب " ۱۰/۰۰
مستری محمد رفیق صاحب " ۹/۰۰
ملک خلیل احمد صاحب " ۱۰/۰۰
خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ " ۵/۰۰
چوہدری محمد الٰہی صاحب " ۱۰/۰۰
ملک عبدالرحمٰن صاحب " ۵/۰۰
محمد امیر قریشی " ۱۰/۰۰
مرزا محمد امین صاحب محمد نگر ۷/۵۰
عبدالمالک صاحب " ۵/۶۲
بچگان چوہدری شبیر احمد صاحب " ۱۶/۰۰
مرزا وحید احمد صاحب " ۶/۰۰
والدہ صاحبہ ثاقب صاحب زیروی مزنگ ۱۵/۰۰
چوہدری محمد افضل صاحب مع اہل و عیال و والدین " ۲۴/۴۴
منشی محمد ابراہیم صاحب مزنگ ۵/۰۰
حکیم اللہ بخش صاحب زیروی " ۵/۰۰
کیپٹن عبدالواحد خاں صاحب " ۱۳۰/۰۰
بیگم صاحب شمشاد علی صاحب " ۱۰/۰۰
عبدالرشید صاحب لاہور چھاؤنی ۵/۰۰
بیگم صاحبہ میجر عبداللہ صاحب مہار " ۲۵/۰۰
کیپٹن محمد اسلم صاحب " ۲۰/۰۰
والدہ انور ملک صاحب " ۴۸/۰۰
چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب مع اہلیہ حلقہ اچھرہ ۳۰/۰۰
" سردار خاں صاحب مسلم ٹاؤن " ۲۸/۰۰
لطف الرحمٰن ابن عطاء الرحمٰن صاحب " ۶/۰۰
افضال الرحمٰن صاحب " ۵/۰۰
سجاد حیدر صاحب " ۲۹/۰۰
محمد اسلم صاحب نسیم " ۵/۰۰
ماسٹر غلام محمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ شاہدرہ ۱۲/۰۰
رابعہ بی بی صاحبہ زوجہ نور الدین صاحب " ۸/۴۴
میاں محمد حسین صاحب " ۵/۰۰
بابو نور الدین صاحب " ۵/۱۲
ملک نور الدین صاحب " ۵/۱۲
مولوی کرم الٰہی صاحب " ۵/۰۰
حلیمہ بیگم صاحبہ " ۵/۵۰
بابو کلیم اللہ صاحب " ۵/۵۰
ماسٹر ممتاز احمد صاحب " ۷/۰۰
مبارک احمد صاحب " ۵/۲۵
حکیم عبدالعزیز صاحب مع اہل و عیال لاہور ۸۳/۳۲
چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر گلبرگ ۷۸۰/۰۰
محمد علی صاحب دھرم پورہ ۶/۲۵
محمد طفیل صاحب متعلم ایم۔اے " ۳۹/۰۰
شیخ جمیل احمد صاحب رشید " ۲۸/۰۰
مرزا سلطان احمد بیگ صاحب موری گیٹ ۱۰۹/۰۰
فاروقی محمد صادق صاحب مع اہلیہ و دختر قصور ۳۵/۸۱
ملک عبدالرحمٰن صاحب منیجر فلور ملز " ۱۷۰/۰۰

رفعت سلطانہ صاحبہ سول لائن ۵/۲۵
نگہت سلطانہ " ۵/۰۰
ملک رحمت اللہ صاحب " ۵/۰۰
چوہدری محمد سرور صاحب " ۳۰/۰۰
" منیر احمد صاحب " ۴۰/۰۰
شیخ بشارت احمد صاحب " ۶/۷۵
محمد اصغر صاحب جودھامل بلڈنگ " ۵/۰۰
میاں محمد یوسف صاحب معرفت بابو انشاء اللہ صاحب ۱۰/۰۰
راجہ نصیر محمود احمد صاحب ۱۰/۰۰
حاجی میاں محمد موسیٰ صاحب مرحوم نیلا گنبد ۳۰/۵۵
میاں محمد یحییٰ صاحب مع اہل و عیال " ۱۴۳/۵۰
میاں مبارک احمد صاحب مع اہل و عیال " ۱۱۲/۸۵
عبدالقیوم صاحب مع اہل و عیال " ۳۲/۶۹
ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس " ۷/۵۰
قریشی عبدالحمید صاحب " ۱۱۵/۰۰
لطیف الرحمٰن صاحب " ۵/۲۵
نصر اللہ خاں صاحب " ۵/۴۵
بچگان عبدالماجد صاحب " ۱۳/۶۳
اہلیہ صاحب عبدالرؤف صاحب " ۱۰/۸۸
مرزا محمود احمد صاحب " ۴۳/۰۰
حافظ نیاز احمد صاحب کرنانی مع اہل و عیال ۱۵۵/۰۰
ملک سعادت احمد صاحب مع اہلیہ نیلا گنبد ۱۳/۰۰
میاں عبدالمجید صاحب " ۱۵/۵۰
اہلیہ صاحبہ عبدالماجد صاحب " ۹/۵۰
اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب " ۱۳/۵۰
قدرت اللہ خاں صاحب " ۲۵/۰۰
اہلیہ عبدالکریم صاحب شاد " ۱۴/۸۸
اہلیہ محمد حسین صاحب " ۷/۰۰
اعتقاد النبی صاحب " ۵/۰۰
عبدالستار صاحب طاہر منجانب حضرت مسیح موعود بھاٹی گیٹ ۱۱/۰۰
مرزا محمد شفیع صاحب کاتب نیلا گنبد ۷/۰۰
کرامت اللہ صاحب ظفر " ۵/۰۰
ملک عبدالحمید صاحب عارف گروھی شاہو ۹۳/۰۰
صوبیدار شیخ محمد سعید صاحب " ۱۵/۰۰
شیخ قدرت اللہ صاحب " ۱۱۵/۰۰
محمد اعجاز صاحب مع بچگان و والدین ۲۵/۰۰
عبدالرحمٰن صاحب باغبانپورہ ۱۵/۰۰
جلال الدین صاحب مع اہلیہ " ۱۳/۵۰
اہلیہ و والدین حکیم محمد عبداللہ صاحب " ۱۲/۰۰
بشیر احمد صاحب باجوہ " ۱۸۰/۰۰
مستری شاہ دین صاحب " ۵/۰۰
خورشید اسلم صاحب " ۱۰/۰۰
عبداللطیف صاحب " ۵/۲۵
خانصاحب میاں محمد یوسف خانصاحب ماڈل ٹاؤن ۳۹۱/۰۰
چوہدری عبدالحمید صاحب مع لواحقین ۸۳۵/۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب " ۹۲۵/۰۰
چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب " ۱۹۱/۰۰
" " از والد صاحب مرحوم " ۲۰۱/۰۰
خان غلام محی الدین خاں صاحب " ۱۲/۰۰
اہلیہ و بچگان ملک عبدالعزیز صاحب قصور ۱۵۰/۰۰
شیخ محمد اسلم صاحب " ۵

شیخ محمد سعید صاحب قصور ۲۱/۲۵
صوفی محمد عبداللہ صاحب 〃 ۶/۶۲
ملک خلیل الرحمٰن صاحب 〃 ۵۵/۰۰
چوہدری نصیر احمد صاحب 〃 ۵/۰۰
شیخ فیروز الدین صاحب 〃 ۶/۷۵
ماسٹر محمد شریف صاحب 〃 ۱۰/۰۰
چوہدری محمد شفیع صاحب پتوکی منڈی ۱۵/۲۵
اہلیہ و بشریٰ شاہین 〃 ۱۰/۲۴
چوہدری محمد شریف صاحب مع والدین 〃 ۶۰/۹۷
مرزا احسن بیگ صاحب 〃 ۳۰/۰۰
محمد اعظم ملک طالب علم 〃 ۵/۰۰
چوہدری محمد صدیق صاحب 〃 ۷/۰۰
〃 اللہ دتہ صاحب مع اہل و عیال 〃 ۲۳/۲۵
〃 محمد شریف صاحب 〃 ۱۰/۲۵
〃 سراج دین صاحب 〃 ۵/۲۵
مرزا محمد لطیف بیگ صاحب 〃 ۱۰/۰
چوہدری محمد اکرم صاحب 〃 ۵/۰۰
سردار غلام حیدر صاحب رائے ونڈ ۲۰/۵۰
شیخ محمد انور صاحب 〃 ۱۰/۰۰
جماعت احمدیہ پڑیارہ بلا تفصیل 〃 ۲۹/۷۵
چوہدری خدا بخش صاحب ہانڈو گوجر ۱۴/۵۰
آمنہ بیگم اہلیہ 〃 〃 ۲۰/۰۰
راجن بی بی اہلیہ چوہدری اختر علی صاحب 〃 ۱۶/۵۰
ثریا بیگم اہلیہ چوہدری ظفر علی صاحب 〃 ۹/۲۵
ملک غلام حسین صاحب شمس آباد ۱۰/۰۰
محمد دین احمد دین 〃 ۶/۱۳
محمد بی بی اہلیہ چوہدری دین محمد گلا کوٹ مہتاب خان ۴/۰۰

سیالکوٹ شہر

چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ ۴۰/۰۰
الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار مع بیگم صاحب ۴۳/۰۰
شیخ فضل احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۲۰/۰۰
منشی محمد عبداللہ صاحب 〃 ۱۰/۵۰
صالحہ بیگم اہلیہ میاں عبدالرحمٰن صاحب 〃 ۸/۲۵
قریشی محمد سلیم صاحب قانونگو 〃 ۳۶/۰۰
خلیفہ عبدالرحیم صاحب 〃 ۵۹/۰۰
قریشی محمد مطیع اللہ صاحب 〃 ۱۶۵
میاں اللہ دتہ صاحب صراف 〃 ۱۰/۰۰
نیاز بیگم صاحبہ 〃 ۱۱/۷۵
شیخ مہر دین صاحب 〃 ۳۷/۰۰
مستری غلام قادر صاحب 〃 ۳۴/۰۰
میر مسعود احمد صاحب 〃 ۱۶/۰۰
چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک سدھا 〃 ۲۵/۰۰
بشیر الدین صاحب طاہر 〃 ۵۰/۰۰
ممتاز قریشی صاحبہ مع والدہ مرحومہ ۳۱/۲۵
خورشید بیگم اہلیہ شریف احمد صاحب ۷/۰۰
نصرت راشدی صاحبہ ۵۰/۰۰
میاں عبدالرحمٰن صاحب مع اہل و عیال ۳۰/۷۲
سید مبارک احمد صاحب مع اہلیہ ۸۸/۸۷
حکیم سید بشیر احمد شاہ صاحب مع اہل و عیال ۱۱۴/۳۲
بابا شیر محمد عبداللہ خاں و زینب مرحومین ۷/۴۷

شیخ معراج الدین صاحب سیالکوٹ شہر ۵/۱۹
میاں سراج الدین و فضل بیگم مرحومین 〃 ۵/۱۲
زبیدہ بیگم دختر قریشی محمد اقبال صاحب 〃 ۷/۰۰
میاں محمد شفیع صاحب صراف مع اہلیہ 〃 ۵/۰۰
میاں محمد بشیر صاحب مع اہلیہ 〃 ۱۳/۵۰
قریشی نعیم احمد پسر محمد سلیم صاحب 〃 ۵/۰۰
محمد عبداللہ صاحب گوٹے والے 〃 ۹/۰۰
میاں اللہ بخش صاحب 〃 ۱۱/۱۲
چوہدری نذیر احمد صاحب مع بچگان والدہ مرحوم 〃 ۵۵/۲۵
اقبال بیگم صاحبہ استانی 〃 ۸/۵۰
امۃ اللہ اہلیہ فیض اللہ صاحب 〃 ۸/۵۰
بابو غلام نبی صاحب پنشنر 〃 ۱۰/۰۰
میاں عمر الدین صاحب زرگر 〃 ۷/۳۱
سردار بیگم اہلیہ بابو عمر الدین صاحب پنشنر 〃 ۳۰/۵۰
والدہ انور حسین شاہ صاحب میراں دالی ۱۰/۰۰
سید منظور علی شاہ صاحب مع اہلیہ سیالکوٹ ۵/۱۲
سیدہ رفعت جہاں صاحب 〃 ۷/۵۰
احمدی الدین صاحب پٹواری 〃 ۱۰/۰۰
کیپٹن نثار احمد صاحب چھاؤنی 〃 ۱۴۰/۰۰
شیخ ناصر احمد صاحب ۲۸/۰۰
محبوب علی شاہ صاحب بلالوالہ ۲۲/۰۰
چوہدری حسن الدین صاحب گوہد پور ۵/۰۰
ثریا بیگم دختر غلام حسین صاحب 〃 ۵/۵۰
اقبال بیگم زوجہ چوہدری بشارت احمد صاحب ۵/۰۰
حاجی اللہ بخش صاحب چندر کے منگولے ۵۹/۰۰
عائشہ بی بی دختر حاجی صاحب 〃 ۷/۴۴
چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال 〃 ۵/۵۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۵/۰۰
چوہدری رشید احمد صاحب پٹواری 〃 ۵/۶۹
چوہدری غلام حیدر صاحب 〃 ۸۹/۰۰
محمد خان صاحب 〃 ۶/۰۶
عثمان غنی صاحب 〃 ۵/۵۰
میاں محمد اسحاق صاحب 〃 ۷/۰۰
ناظر حسین صاحب 〃 ۵/۲۵
حاکم بی بی والدہ عثمان غنی صاحب 〃 ۵/۰۰
حفیظہ بیگم دختر غلام محمد صاحب مرحوم 〃 ۵/۰۰
رسولی بی بی اہلیہ ثناء اللہ صاحب ۵/۰۰
محمد حسین صاحب ۵/۰۰
اقبال بیگم اہلیہ غلام احمد صاحب ۵/۰۰
محمد طفیل صاحب دانہ زید کا ۵/۵۶
محمد علی ولد میاں اللہ دتہ صاحب 〃 ۵/۵۰
چوہدری شریف احمد صاحب 〃 ۶/۰۰
نذیر احمد صاحب ولد محمد عبداللہ باجوہ 〃 ۱۱/۰۰
محمد رمضان صاحب گھنوکے ججہ ۶/۵۰
چوہدری محمد شفیع صاحب 〃 ۶/۵۰
〃 محمد علی صاحب 〃 ۵/۲۵
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ۹۰/۰۰
ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب مع اہل و عیال ۱۵۶/۰۰
منشی محمد صادق صاحب ۲۲/۰۰
چوہدری اللہ رکھا صاحب مانگا ۱۵/۳۱
〃 نواز علی صاحب 〃 ۱۵/۳۱

چوہدری صدیق ولد دین محمد مانگا ۱۱/۱۲
والدہ صدیق مع بچگان 〃 ۱۱/۱۲
نعمت علی صاحب مع اہل و عیال 〃 ۵/۱۲
عنایت اللہ صاحب مالو کے بھگت ۵/۰۰
شیخ غلام رسول صاحب دکاندار گھٹیالیاں ۲۱/۰۰
خورشید احمد صاحب 〃 ۷/۵۰
چوہدری منیر صاحب 〃 ۱۰/۰۰
محمد لطیف پٹواری 〃 ۱۶/۰۰
محمد شریف صاحب 〃 ۵/۰۰
چوہدری بشیر احمد و کرم الدین 〃 ۵/۰۰
〃 محمد حسین صاحب 〃 ۵/۰۰
مستری علی محمد صاحب 〃 ۵/۰۰
چوہدری عبدالحق صاحب 〃 ۵/۰۰
چوہدری فیض احمد صاحب مع اہل و عیال کوٹ کرم بخش ۳۵/۰۰ ۶/۰۰
فاطمہ بی بی ہمشیرہ و ممتاز بیگم بھانجی 〃 ۱۲/۰۰
چوہدری محمد خاں صاحب 〃 ۱۰/۰۰
〃 قاسم خاں صاحب 〃 ۹/۰۰
〃 سید احمد صاحب سندھو 〃 ۶/۰۰
〃 رحمت علی صاحب ولد حیات علی 〃 ۶/۰۰
〃 رحمت علی کوٹلی جنڈو 〃 ۶/۰۰
میاں برکات اللہ صاحب عزیز ڈگری ۵/۳۱
〃 علی احمد صاحب 〃 ۶/۱۹
رسول بی بی زوجہ بشیر احمد صاحب 〃 ۶/۵۰
چوہدری شریف احمد صاحب مع اہلیہ بچگان اگوکی ۲۹/۰۰
〃 غلام نبی ولد غلام حیدر کوٹلی لوہاراں ۵/۰۰
〃 علی احمد صاحب رسولپور بھٹیاں ۱۰/۴۴
〃 عبدالرحیم صاحب درگانوالی ۶/۱۲
مولوی غلام رسول صاحب بھاگووالی ۶/۱۹
〃 نواب دین صاحب 〃 ۱۰/۸۱
چوہدری نواب خاں صاحب 〃 ۷/۰۰
مولوی عبدالوہاب صاحب 〃 ۶/۶۲
غلام نبی صاحب مع اہلیہ صاحبہ 〃 ۱۱/۰۰
حافظ فیض احمد صاحب 〃 ۱۶/۰۰
حکیم اللہ رکھا صاحب 〃 ۷/۰۰
نور احمد صاحب 〃 ۵/۴۴
بھتول بیگم صاحبہ 〃 ۵/۸۸
خیر محمد صاحب 〃 ۵/۵۶
چوہدری محمد حسین و سید احمد صاحبان 〃 ۶۳/۲۵
طالب علی صاحب وڈیا نوالہ ۱۱/۳۱
برکت بی بی صاحبہ 〃 ۵/۲۵
محمد اسماعیل صاحب چونڈہ ۳۰/۰۰
عطاء اللہ صاحب 〃 ۴۶/۰۰
مہر بی بی صاحب 〃 ۵/۰۰
عائشہ بی بی اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب 〃 ۹/۰۰
چوہدری غلام حیدر صاحب مانگا جاگیریاں ۱۰/۰۰
〃 سید احمد صاحب 〃 ۱۵/۰۰
محمد ایوب صاحب مع والدہ صاحب ۴۰/۰۰
ملک فیروز دین صاحب ساہووالہ ۱۰۰/۰۰
دختر 〃 〃 سیدہ بیگم 〃 ۵۰/۰۰
خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال ۶۸/۰۰
حاجی ملک امام الدین صاحب 〃 ۹۲/۰۰
ملک سراج دین صاحب 〃 ۶۴/۰۰
مع اہلیہ صاحبہ ۱۰/۵۰

میاں احمد دین صاحب مع اہلیہ سمبڑیال ۳۳/۲۵
چوہدری خان بہادر صاحب 〃 ۷/۰۰
عزیزہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد امین صاحب 〃 ۲۲/۰۰
سردار اختر اہلیہ ملک عنایت اللہ صاحب 〃 ۹/۱۲
انیس اختر اہلیہ ملک منیر احمد صاحب 〃 ۶/۲۵
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سمبڑیال ۵/۷۵
راجن بی بی اہلیہ خوشی محمد صاحب 〃 ۹/۵۰
چوہدری محمد یعقوب صاحب 〃 ۱۰/۲۵
صوفی علی محمد صاحب مع والد گکھڑ قوالی ۱۵/۰۰
ماسٹر محمد داؤد صاحب جانگیریاں ۵/۲۵
ملک غلام نبی صاحب مع والدہ صاحب ڈسکہ ۴۰/۰۰
ظہیر احمد صاحب صراف 〃 ۶/۰۰
محمد شفیع صاحب جٹ 〃 ۱۲/۷۵
چوہدری غلام نبی صاحب موسیوالہ ۹/۲۵
مستری حسن الدین 〃 ۸/۰۰
چوہدری حسن محمد صاحب 〃 ۱۳/۰۰
نذیر احمد صاحب پٹواری 〃 ۹/۰۰
مستری نصیر احمد صاحب 〃 ۱۱/۰۰
چوہدری دین محمد صاحب 〃 ۱۲/۰۰
اقبال بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب 〃 ۵/۵۶
مبارکہ بیگم اہلیہ محمد اسماعیل صاحب 〃 ۵/۸۱
غلام محمد صاحب ۸/۰۰
چراغ دین صاحب ڈیوکے ۷/۰۰
چوہدری نثار احمد صاحب 〃 ۱۵/۰۰
نذیر احمد صاحب 〃 ۲۳/۰۰
چوہدری منیر احمد صاحب 〃 ۸/۰۰
〃 رحیم بخش 〃 ۶/۵۱
〃 مختار احمد صاحب 〃 ۶/۰۰
جھنڈا صاحب 〃 ۶/۰۰
فضل محمد صاحب 〃 ۱۳/۰۰
عبدالحق صاحب حقانی 〃 ۷/۰۰
سردار احمد صاحب مع اہلیہ و بچگان احمد آباد ۳۷/۱۲
چوہدری غلام علی صاحب تلونڈی بھنڈراں ۱۰/۰۰
〃 غلام رسول صاحب بسرا 〃 ۱۳/۸۸
〃 محمد شریف صاحب 〃 ۱۰/۱۲
〃 غلام محمد صاحب 〃 ۷/۱۴
محمد ایوب صاحب 〃 ۷/۱۲
آمنہ بی بی صاحبہ ادھوکرم سنگھ ۵/۰۰
حاجی شیخ نبی بخش صاحب بدوملہی ۲۸/۲۵
ڈاکٹر نور الدین صاحب 〃 ۱۵/۰۰
خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب 〃 ۵۶/۰۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مرزا محمد یوسف صاحب 〃 ۵/۳۷
نذیر احمد صاحب حلوائی مع اہلیہ 〃 ۱۲/۱۹
خلیفہ عبدالعزیز صاحب 〃 ۷/۲۵
محمد لطیف صاحب خواجہ 〃 ۵/۳۷
شیخ عبدالکریم صاحب 〃 ۶/۳۵
ماسٹر غلام احمد صاحب 〃 ۸/۷۵
اہلیہ 〃 〃 〃 ۶/۲۵
عبداللطیف صاحب بٹ 〃 ۷/۷۵
خواجہ ہدایت اللہ صاحب مع اہلیہ 〃 ۱۲/۵۰
〃 قدرت اللہ صاحب مع اہلیہ 〃 ۱۳/۰۰

مولوی غلام احمد صاحب بزاز معہ اہلیہ بدوملہی ۱۲/۳۷
منشی بشیر احمد صاحب ″ ۶/۵۰
مولوی محمد عبد اللہ صاحب بزاز ″ ۶/۵۶
شیخ حبیب احمد صاحب ″ ۵/۲۵
″ محمد طفیل صاحب ″ ۵/۶۲
اقبال بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب ″ ۵/۰۰
چوہدری فتح محمد صاحب ″ ۵/۰۰
حکیم محمد امین صاحب ″ ۵/۱۳
محمد رشید صاحب صراف مع اہلیہ صاحبہ ″ ۱۷/۵۰
نصیر احمد صاحب صراف ″ ۱۱/۰۰
صلاح الدین صاحب منجانب مولوی خیر الدین مرحوم ″ ۱۳/۰۰
اہلیہ غلام حیدر صاحب بوٹ میکر ″ ۵/۲۵
عبد الغنی صاحب بٹ ″ ۵/۶۲
اہلیہ ماسٹر بشیر احمد صاحب ″ ۶/۵۰
بنیا مین صاحب صراف مع اہلیہ و پسر ″ ۲۱/۱۸
اہلیہ صاحبہ مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ″ ۶/۰۰
محمد الدین صاحب مغل ۵/۰۶
عبد السلام صاحب مع اہلیہ صاحبہ ۳۱/۵۰
چوہدری حیات محمد صاحب ۵/۰۰
″ نواب الدین صاحب ۵/۰۰
″ غلام قادر صاحب ۵/۰۰
عبد الوحید صاحب چوہدری ۵/۰۰
حکیم محمد شریف صاحب ۷/۵۶
چوہدری بشیر احمد صاحب بھاگو بھٹے ۱۰/۰۰
محمد رفیق صاحب بھڈال ۵/۰۰
مولوی محمد عبد اللہ صاحب ناروروال ۱۵/۰۰
مستری روشن الدین صاحب ″ ۵/۴۴
عنایت اللہ بنی اسرائیل ″ ۶/۲۵
نور احمد صاحب پٹواری ″ ۷/۰۰
مرزا نور محمد صاحب ″ ۵/۸۷
نسیم بیگم اہلیہ نور احمد صاحب ″ ۵/۵۰
مبشر احمد صاحب طاہر پسرور ۱۲۱/۷۵
خلیفہ سراج الدین صاحب کلاس والا ۴۳/۰۰
ضیاء الدین صاحب ″ ۷/۰۰
نور الدین صاحب نگہ ″ ۹/۰۰
فتح محمد صاحب ″ ۶/۲۵
راجہ محمد طفیل صاحب ″ ۶/۱۲
چوہدری الہ دین صاحب بھومبھی ۹/۶۹
″ غلام حسین صاحب ″ ۱۰/۰۰
تاج بیگم صاحبہ ″ ۶/۷۵
محمد صدیق صاحب ″ ۸/۷۵
عنایت اللہ صاحب ″ ۵/۸۷
عطاء اللہ صاحب ″ ۶/۸۰
عبد الحق صاحب مع اہل و عیال پنڈی بھاگو ۴۴/۰۰
چوہدری محمد علی صاحب ″ ۷/۰۰
″ محمد صدیق صاحب ″ ۶/۵۰
″ شہاب الدین صاحب ″ ۶/۰۰
″ محمد اقبال صاحب ″ ۵/۰۰
والدہ چوہدری محمد اسلم صاحب چھور ۴۲/۰۰
چوہدری عمر الدین صاحب کوٹلی ″ ۱۵/۳۷
اہلیہ چوہدری قائم الدین صاحب ″ ۷/۵۶

محمد شفیع و محمد رفیق پسران قائم صاحب چھور ۱۲/۱۵
چوہدری حیات محمد صاحب معہ اہلیہ تاجوکے ۱۴/۲۵
″ پیر محمد صاحب ″ ۶/۶۲
″ دین محمد صاحب مینووالی ۵/۴۴
عنایت اللہ صاحب ″ ۵/۲۵
میر بی بی صاحبہ ″ ۵/۴۴
محمد دین صاحب ″ ۵/۰۰
محمد طفیل صاحب ″ ۵/۱۲
رحمت اللہ صاحب ″ ۵/۰۰
محمد شریف صاحب ۶/۱۲
محمد عبد اللہ صاحب باجوہ ظفروال ۱۰/۵۰
چوہدری برکت علی صاحب مع اہلیہ مراڑہ ۱۹/۵۰
چوہدری عبد الغفور صاحب ″ ۱۰/۰۰
میاں نور احمد صاحب مع والدہ کوروروال ۱۰/۰۰
چوہدری عبد الکریم صاحب بھڑتانوالہ ۵/۴۴
چوہدری غلام نبی صاحب ″ ۵/۱۹
″ برکت علی صاحب ″ ۵/۱۹
عبد الکریم صاحب چوہڑ منڈا ۵/۱۲
محمد ابراہیم صاحب ″ ۵/۱۳
چوہدری مبارک احمد صاحب کنتھووالی ۵/۰۰
″ محمد قاسم صاحب کھیوہ باجوہ ۲۲/۰۰
رشید احمد صاحب دلوکالا ″ ۵/۳۸
چوہدری محمد عالم صاحب ″ ۱۰/۷۵
ماسٹر نور محمد صاحب بھوپال والا ۱۳/۳۷
چوہدری رحمت علی صاحب ″ ۵/۵۶
عائشہ بی بی والدہ جیون احمد صاحب ″ ۵/۵۶
بابو بشیر احمد صاحب ″ ۲۰/۷۵
شریفہ بی بی صاحبہ دولت پور نوشہرہ ۱۷/۰۰
میاں احمد الدین صاحب کھرپہ ۶/۵۰
ملک اسماعیل صاحب ″ ۵/۰۰
مبارک احمد بشیر احمد صاحب ″ ۱۶/۰۰
احمد علی صاحب ″ ۵/۰۰
عائشہ بی بی صاحب ″ ۵/۰۰
ممتاز حسین صاحب ″ ۵/۰۰
محمد شریف خان صاحب دسن کے ۵/۰۰
جماعت احمدیہ نوادسے بلاتفصیل ۳۱/۴۴
منظور احمد صاحب جاکے ڈھینڈسہ ۵/۲۵
مولوی عبد الغفار صاحب ملہوکے ۶/۲۵
چوہدری غلام نبی صاحب رائے پور ۷/۵۰
″ محمد طفیل صاحب ″ ۵۸/۰۰
غلام محمد صاحب ڈیریانوالہ ۵/۰۶
حسین بخش صاحب ″ ۵/۲۵
ڈاکٹر محمد صادق صاحب ″ ۵/۲۵
محمد بی بی زوجہ احمد دین صاحب ″ ۵/۰۰
عائشہ بی بی اہلیہ رحمت علی ″ ۵/۰۰
رشیدہ بی بی اہلیہ اللہ رکھا ″ ۵/۰۰
احمدان بیگم اہلیہ ایوب خان ″ ۵/۰۰
رشیداں بیگم اہلیہ عبد الستار صاحب ″ ۵/۵۰
امۃ الشریف بیگم اہلیہ محمود احمد بٹ ″ ۵/۰۰
حمیدہ بیگم اہلیہ نعمت خان ″ ۵/۰۰
رسول بیگم اہلیہ محمد منشی پٹواری ″ ۵/۰۰

مولوی نظام الدین صاحب ڈیریانولہ ۶/۰۰
میاں برکت صاحب ″ ۵/۰۰
امانت خان صاحب ″ ۵/۵۰
محمد ابراہیم خانصاحب ″ ۵/۰۰
محمد صادق صاحب ساہی ″ ۵/۰۰
حیات بی بی والدہ بشیر احمد صاحب کوٹلی نتھو ملہی ۵/۰۰
دولت بی بی والدہ غلام احمد ″ ۵/۰۰
سرداراں بی بی اہلیہ خورشید احمد گھنوکے ججہ ۵/۰۰
نصرت بیگم اہلیہ محمد شفیع صاحب ″ ۵/۰۰
طفیل احمد صاحب باجوہ ″ ۵/۵۰
حکیم محمد حلیم صاحب ″ ۵/۰۰
محمد الدین صاحب مہدی پور ۵/۰۰
جیون بی بی اہلیہ غلام محمد دھرگ ۱۰/۵۰
چوہدری عنایت اللہ میانہ پنڈ ۶/۵۰
″ خوشی محمد صاحب ″ ۵/۶۲
″ محمو خان صاحب ″ ۵/۰۰
فتح محمد و شکر الدین صاحب ″ ۵/۵۰
غلام حیدر و غلام محمد ″ ۵/۴۵
کیپٹن نظام الدین صاحب بینچ گرائیمو ۱۶۰/۰۰
میاں محمد شفیع صاحب دکاندار ڈگری گھمناں ۵/۲۵
چوہدری سردار محمد صاحب ۵/۰۰
″ علی احمد صاحب ۵/۰۰
مہر بی بی اہلیہ محمد حسین صاحب ۵/۰۰
صابرہ بی بی دختر علی احمد صاحب ۵/۰۰
نواب بی بی اہلیہ سردار خان صاحب ۵/۰۰
عمر بی بی والدہ محمد انوار صاحب ۵/۰۰
چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ تلونڈی عنایت خان ۴۴/۵۰
اہلیہ ″ ″ ″ ″ ۲۲/۵۰
چوہدری غلام رسول صاحب سہریال ۵/۵۰
محمد منشی خان معلم ڈیریانوالہ ۱۰/۰۰
عبد الحمید صاحب منڈیکی گورایہ ۵/۵۰
ہاجرہ بیگم اہلیہ ″ ″ ۵/۵۰
ناصر احمد صاحب صراف وڈالہ سندھواں ۱۲/۰۰
سید احمد شاہ صاحب کوٹلی مومن ۶/۲۵
رحمت علی صاحب کوٹلی ۲۵/۰۰

ربوہ

حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب دار الصدر شرقی ۸۰/۰۰
″ ″ منجانب والد صاحب مرحوم و ہمشیرہ ۱۰/۰۰
″ امۃ الرشید بیگم اہلیہ مع کلثوم بانو ۱۰/۰۰
ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی دار الصدر شرقی ۵/۶۲
محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال ۱۴/۶۲
مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ۹/۲۵
خوشی محمد نمبردار کوٹ سگھے شاہ ضلع گجرات ۹/۲۵

گوجرانوالہ

میاں محمد شریف صاحب بھٹے والا ۸۳/۵۰
صوبیدار فضل الہی صاحب ۱۶/۵۰
سکینہ بی بی اہلیہ ″ ″ ۱۴/۵۰
ماسٹر محمد بخش صاحب ۲۱/۰۰
بابو اقبال محمد خان صاحب ۶۷/۰۰

اہلیہ و بچگان بابو اقبال محمد خان صاحب ۱۲/۰۰
ماسٹر محمد شفیع صاحب ۲۶/۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب A.L.R.O. ۵۷۰/۰۰
شیخ معراج دین صاحب ۲۸/۷۵
چوہدری نور داد صاحب ۳۵/۱۲
میر محمد اسلم صاحب ۶۳/۰۰
چوہدری پیر محمد صاحب ۱۱۳/۰۰
تنویر احمد صاحب پسر ″ ۱۲/۰۰
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ۵/۵۹
شیخ مختار نبی صاحب ۱۴/۰۰
″ محمد عبد اللہ مرحوم والد میاں محمد شریف صاحب ۶/۲۵
محمد حنیف پسر محمد شریف صاحب ۶/۲۵
بابو عبد الکریم صاحب ۱۳/۷۵
مراد علی صاحب ۷/۰۰
شیخ فضل کریم صاحب ۷/۰۰
امجد و اسجد پسران میر محمد اسلم صاحب ۷/۲۵
شیخ سلیم محمود صاحب ۱۳/۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب ۱۱۰/۰۰
اہلیہ و دختر و ہمشیرہ و والدہ محمد شریف صاحب ۲۹/۷۵
اہلیہ و والدین بابو اقبال محمد خان صاحب ۱۰/۲۵
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب ۲۱/۰۰
محمد حفیظ صاحب ۷/۰۰
محمد یعقوب خان صاحب ۵/۵۰
سعید احمد صاحب ۷/۰۰
عبد الکریم صاحب خالد ۱۴/۰۰
شیخ ناصر احمد صاحب ۶/۰۰
عرفان ولد شفیع محمد صاحب ۵/۰۰
صوفی رحمت اللہ صاحب ۵/۰۰
احمد صادق صاحب بنگوی ۵/۰۰
سردار بیگم اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب ۲۲/۰۰
عنایت بیگم صاحبہ ۲۸/۰۰
سکینہ بیگم صاحبہ ۱۵/۵۰
سعیدہ بیگم صاحبہ ۲۵/۰۰
امۃ الرفیق بنت شیخ مختار نبی صاحب ۲۰/۰۰
امۃ الرشید۔ امۃ المتین دختران بابو محمود شیر ۱۴/۷۵
اقبال بیگم اہلیہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب ۸/۷۵
ثریا بیگم اہلیہ عبد القدیر صاحب ۶/۵۰
صفیہ بیگم اہلیہ انشاء اللہ صاحب ۱۲/۰۰
پسران بابو ثناء اللہ صاحب ۸/۰۰
سردار بیگم صاحبہ ۷/۰۰
نسیم اختر صاحبہ ۱۰/۰۰
رشیدہ زوجہ خان صاحب ۵/۲۵
امۃ اللطیف بنت مختار نبی صاحب ۹/۳۲
حنیفہ اہلیہ غلام علی صاحب ۱۱/۷۵
والدہ عبد الباسط صاحب ۱۵/۰۰
چوہدری اللہ دتہ صاحب مع اہلیہ تہ گڑھی ۱۰/۰۰
حکیم فضل الدین صاحب ″ ۶/۵۰
ایم محمد اسماعیل صاحب ″ ۲۰/۰۰
ملک محمد الدین صاحب ″ ۱۰/۱۲
عبد الکریم صاحب ″ ۵/۵۶

(باقی آئندہ)